REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3

جلد ۳۴ — شمارہ ۱۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب مدیر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے — ششماہی ۱۹ روپے — ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپے — فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ امان (مارچ) - سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ دن رات مہمات دینیہ کے سرانجام دینے میں بہت ہی مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ امان (مارچ) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ربوہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درد مندانہ دعائیں کرتے رہیں۔

● - ایک اطلاع ربوہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعارضہ قلب محسوس ہوئی ہے کہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب داماد سیدنا حضرت المصلح الموعود کو بتاریخ ۱۵ مارچ دل کا دورہ ہوا ہے اور آپ ہسپتال میں داخل ہیں۔ قارئین سے محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

قادیان ۲۴ امان (مارچ) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

۸ رجب ۱۴۰۵ ہجری — ۲۸ امان ۱۳۶۴ ہش — ۲۸ مارچ ۱۹۸۵ء

کلمہ طیبہ کا بورڈ اتارنے پر پاکستانی احمدیوں کی اندھا دھند گرفتاریوں کے خلاف

عالمی سطح پر صدائے احتجاج کی بازگشت

ہفت روزہ "النصرت" لندن بابت ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء کی اشاعت کے مطابق ان دنوں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظلم و ستم کی ایک نئی لہر جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کی مساجد کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے پاکیزہ الفاظ کو زبردستی مٹانے کے متعدد واقعات رونما ہونے کے بعد اب کلمہ طیبہ کو احمدیوں کے سینوں سے نوچا جا رہا ہے اور اسی جرم کی بناء پر انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اب تک پاکستان کے طول و عرض میں ۱۲۷ احمدی احباب کو محض اس بناء پر پولیس نے گرفتار کر لیا ہے کہ انہوں نے اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج آویزاں کئے ہوئے تھے۔ یہ گرفتاریاں مندرجہ ذیل شہروں میں عمل میں آئی ہیں:-

فیصل آباد	۴۲	اوکاڑہ	۲۰
ساہیوال	۲۳	گوجرہ	ایک
گوجرانوالہ	ایک	کراچی	۴۰
کل	۱۲۷		

یہ روح فرسا اطلاعات بھی ملی ہیں کہ کئی جگہوں پر کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا گیا۔ احمدیوں کے سینوں سے پاک الفاظ کے بیج اور سٹیکر نوچ کر ناعاقبت اندیش عسکری کارندوں نے ان الفاظ کو پھاڑا، زمین پر پھینکا اور اپنے ناپاک پاؤں تلے مسلا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

پاکستان میں کلمہ طیبہ کی اس بے حرمتی اور اسلام کے جاں نثار احمدیوں پر اس سراسر ظلم و زیادتی کے خلاف اکناف عالم سے صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر یہ حقیقت بتائی جا رہی ہے کہ اس وقت پاکستان کی بدقسمتی سے وہاں پر مُلّاؤں کا جو ٹولہ حکومت پر قابض ہے وہ غیر ملکی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہوئے درپردہ اسلام کے خلاف سنگین سازش کا آلہ کار بنا ہوا ہے جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت جو اسلام نافذ کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے، اب اسی ملک کے در و دیوار سے کلمہ طیبہ کو مٹانے کے درپے ہے۔ اس سے زیادہ اسلام دشمنی اور بے غیرتی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کے خلاف امریکہ، برطانیہ، سپین، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، ناروے اور دنیا کے دیگر ممالک کے احمدی مسلمانوں نے زبردست احتجاج کیا ہے۔ ان ممالک کی احمدی جماعتوں نے اجتماعی اور انفرادی طور پر دنیا بھر کے اسلامی سربراہان مملکت کو پاکستان میں کی جانے والی اس ناپاک سازش سے آگاہ کیا ہے۔ اور انہیں اس فرض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کلمہ طیبہ کی عزت و عظمت اور حرمت کی خاطر آواز بلند کر کے انہیں اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہئے۔ غیرت مند مسلمانوں کا فرض ہے کہ کلمہ طیبہ کی اس بے حرمتی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کی عظمت کے قیام کی خاطر کمربستہ ہو جائیں۔ ملک ملک میں اسلامی ممالک کے سفارت خانوں کو حکومت پاکستان کے ناپاک عزائم اور ارادوں سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور اس کی پوری تفصیلات ذرائع ابلاغ کو مہیا کی جا رہی ہیں۔

امریکہ میں سرکردہ افراد سے رابطہ کے علاوہ انگریزی میں پچاس ہزار اور اردو میں بیس ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے اور جملہ سفارت خانوں کو خطوط لکھے گئے ہیں۔ سپین میں جملہ سفارت خانوں کو عربی، انگریزی اور سپینش زبان میں خطوط بھجوائے گئے ہیں۔ ہالینڈ میں پریس ریلیز اور خطوط کے علاوہ مقامی احمدیوں نے پاکستان کے سفارت خانہ کے سامنے باوقار مظاہرہ کیا۔ جسے کئی مقامی اخبارات نے شائع کیا۔ سوئٹزرلینڈ میں پریس ریلیز اور خطوط کے ذریعہ سربراہان مملکت سے رابطہ کے علاوہ مقامی احمدی اور ان کے غیر احمدی مقامی دوستوں نے BERN میں ایک باوقار مظاہرہ کیا۔ وفد کے اراکین سب سے پہلے پاکستانی سفارت خانہ گئے۔ جہاں حکومت کے نمائندوں نے احتجاجی مراسلہ لینے سے انکار کیا۔ بعد ازاں یہ وفد سعودی عرب، تیونس، متحدہ الجیریا، مصر، انڈونیشیا، ایران اور ترکی کے سفارت خانوں میں گیا۔ سوائے سعودی عرب کے سفارت خانہ کے ہر جگہ نمائندگان کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ نے یہ احتجاجی مراسلہ وصول کیا۔ مقامی پریس کے نمائندگان بھی وفد کے ساتھ ساتھ تھے۔ اب تک تین اخبارات میں خبریں چھپ چکی ہیں۔

برطانیہ میں جملہ سفارت خانوں اور دیگر سربرآوردہ شخصیات سے بذریعہ خطوط رابطہ کے علاوہ ایران اور دیگر ممالک کے سفراء سے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سٹاری ٹریڈرز - صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ امان ۱۳۶۴ ہش

وسوسہ انگیزی کی ایک شرمناک جسارت

آج کے دور میں صحافت جیسے معزز پیشے کو بھی مفاد پرستوں نے سراسر جھوٹ، افتراء پردازی اور وسوسہ انگیزی کا سہارا لے کر جس طور سے اپنی دوکان چمکانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے اُس کی ایک "تازہ اور شرمناک مثال" ملاحظہ فرمایئے۔ مولانا مودودی کے ہم خیال جناب شبیر احمد منظر قدوسی مدیر ماہنامہ "صدائے سحر" مارچ ۸۵ء کی اشاعت میں "قادیانیوں نے اپنے نام تبدیل کر لئے" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:-

"پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دینے کے بعد ہندوستان کے قادیانیوں نے اپنے نام بدل لئے ہیں ۔۔۔ قادیانیوں کے ہفت روزہ اخبار "بدر" قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں اُن کے نام یوں شائع ہوئے ہیں:-

کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بھدرک۔ اڑیسہ

واضح رہے کہ دُنیا کے تمام مسلم ممالک میں قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دینے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے اور قادیانیوں نے بھی اپنا مرکز لندن میں تعمیر کر لیا ہے"۔

ہمارے نزدیک سب سے پہلے تو اس بے بنیاد خبر کا عنوان ہی تصفیہ طلب ہے۔ بے شک قادیان جماعت احمدیہ کا روحانی مرکز ہے اور ہر احمدی اپنے آپ کو قادیان کی مقدس بستی کی طرف منسوب کرنے میں خوشی بھی محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر اسی تعلق خاطر کی بناء پر ہمارے مخالفین کا "جماعت احمدیہ" کو اس کے اصل نام کی بجائے "قادیانی" کہنا درست ہے تو پھر ہمیں بھی یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ مودودی صاحب نے اپنی نام نہاد اسلامی جماعت کا سنگ بنیاد لاہور میں رکھا، اور اس کی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور (پنجاب) کو بنایا جو تقسیم ملک کے بعد رامپور (یو۔پی) میں منتقل ہو گیا۔ کیا مدیر "صدائے سحر" اور ان کے ہم خیال مودودی حضرات اپنے آپ کو "لاہوری" یا "پٹھانکوٹی" یا "رامپوری" کہلانا پسند کریں گے؟

جہاں تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا تعلق ہے تو جماعت احمدیہ اپنے ایمان اور عقیدہ میں پختہ ہونے کی وجہ سے اس فیصلہ کو پرِ پشہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دیتی۔ بلکہ ارشادِ قرآنی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (نساء: ۹۵) کی روشنی میں ہمارا ہی نہیں بلکہ تمام بزرگان و ائمہ سلف کا بھی ہمیشہ یہی موقف رہا ہے کہ مذہب اور عقیدہ کا تعلق چونکہ انسان کے دل سے ہوتا ہے اس لئے کسی بھی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی مرضی سے دوسرے کے مذہب و عقیدہ کی تعیین کرے۔ اگر آپ اس مسلمہ نظریہ کے قائل نہیں تو پھر کیا خیال ہے آپ کا علمائے ہند کے اُن فتاوی کے بارہ میں جن میں جماعت اسلامی کو بالاتفاق "اسلام کے لئے خطرۂ عظیم"۔ "دینِ حنیف کی جڑ واپر کارِ خاص ہے"۔ "کفر سازی کا فرگری"۔ "خارجیت و وہابیت کا دوسرا روپ"۔ "مسلمانوں کے حق میں سخت خطرناک"۔ "صریحاً ضلالت اور گمراہ کُن"۔ "بدعتی فرقہ"۔ "خوارج اور شیعوں کا ہم عقیدہ"۔ اور "مسلمانوں کے حق میں قادیانیوں سے بھی زیادہ ضرر رساں" وغیرہ ناموں سے یاد کیا گیا ہے اور بناء بریں اس کے لٹریچر کا مطالعہ باعثِ ضلالت اور مفسدہ قرار دیکر نہ صرف عام مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے بلکہ مودودی جماعت کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے (ملاحظہ ہو "استفتائے ضروری" ناشر محمد وحید اللہ خان۔ رامپور)

رہی ہندوستانی احمدیوں کی تبدیلیٔ نام والی بات تو اسے ہم مدیر "صدائے سحر" کا صریح کذب بیانی اور وسوسہ انگیزی کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ "دُنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں ہمارے ڈرانے والے نہ آئے ہوں"۔ (فاطر ۲۵) اور یہ کہ "ہم نے ہر قوم میں اپنے ہادی بھیجے ہیں"۔ (رعد: ۸) پھر مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم ص۵۱۱ مطبع کانپور میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واضح ارشاد موجود ہے کہ دُنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے۔ پس ارشاداتِ ربانی اور فرمانِ نبوی ؐ کی رُو سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دُنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب کے نبیوں، رسولوں اور مذہبی بزرگوں کی عزت و تکریم کرے کہ اس سے بڑھ کر دُنیا میں امن و اتحاد اور قومی یکجہتی کے قیام کا اور کوئی اصول نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مقدس فرمانوں کی روشنی میں چونکہ جملہ بانیانِ مذاہب کو راستباز اور منجانب اللہ تسلیم کرتی ہے اس لئے اس کے افراد اِن برگزیدہ ہستیوں کے مقدس نام پر اپنے بچوں کے نام تجویز کرنے میں یقیناً اپنے لئے سعادت اور برکت سمجھتے ہیں۔

مدیر "صدائے سحر" نے بغیر کسی قسم کی تحقیق کے بھدرک (اڑیسہ) کے اشتہار کو بنیاد پر بزعم خود اعتراض کا جو پہاڑ کھڑا کیا ہے وہ ارشادِ قرآنی فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ (الحجرات ۷) سے روگردانی کا واضح ثبوت ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مذکورہ اشتہار بدر میں ۱۹۸۲ء سے مسلسل یعنی تب سے شائع ہو رہا ہے جبکہ پاکستان کے فوجی حکمران کے ذہن میں ہنوز جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کرنے کا شیطانی تصور بھی نہیں اُبھرا تھا۔ پھر یہ کہ جن افراد کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہو رہا ہے اُن کے یہ نام پیدائشی ہیں جن کا ثبوت بھدرک کے شنکر پور گورنمنٹ مڈل سکول اور نارچندہ گورنمنٹ ہائی سکول کے ریکارڈ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یوں بھی جب حکومت پاکستان کے فیصلہ کا اطلاق ہندوستان کے احمدیوں پر نہیں ہوتا تو انہیں اس سے مرعوب ہونے کی ضرورت بھی کیوں پیش آنے لگی۔ اور خود پاکستانی احمدی تا حکومت وقت کی طرف سے قید و بند کی ناقابلِ برداشت صعوبتیں برداشت کرنے اور بے شمار وحشیانہ مظالم کا سامنا کرنے کے باوجود بفضلہ تعالیٰ آج تک اس فرعونی فیصلہ کے سامنے سرنگوں نہیں ہوئے۔ رہا لندن میں جماعت کی طرف سے نئے تبلیغی مرکز کا قیام تو جماعت کی تاریخ میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ بلکہ گزشتہ ایک صدی کے عرصہ میں یہ جماعت توحید و رسالت کی منادی کرنے اور غیروں کو اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے اس قسم کے کم و بیش پانچ سو اسلامی مراکز دنیا میں تعمیر کر چکی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق آج جماعت اسلامی اور اس کے ہمنوا مسلمانوں کی دوسری سیاسی جماعتوں کو جماعت احمدیہ کے یہی کارنامے رہ رہ کر اس کی اندھا دھند مخالفت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

خورشید احمد انور

کلمہ طیبہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

عبادت کے نہیں لائق کوئی ہرگز سوا اللہ — شہادت میں یہ دیتا ہوں محمدؐ ہیں رسول اللہ
یہ وہ الفاظ ہیں یا سن کر جنہیں کفار بپھرے تھے — بڑا گہرا سرکو سرداری تھے خوب بہکے تھے
یہی گہرا اتھا بن کے بجلی اہلِ مکہ پر — اُٹھے یہ گیا ہوا رعشہ طاری اہلِ مکہ پر
وہ اک اک دُرِّ یتیم الفاظ کی تلوار کو لے کر — ہوا متوالا ایک انسان کے لا الہ کہہ کر
خدائے پاک کی وحدانیت نے بُت گرا ڈالے — محمدؐ کی رسالت نے لگائے قلب پر تالے
رہے ہیں ان برسوں بدگہر قعرِ ضلالت میں — مگر بے آخر وہ ہو کر خوار دربارِ رسالت میں
انہی الفاظ کو سن کر فرشتوں کی ندا آئی
زمیں سے آسماں تک اک صدا "صلِّ علیٰ" آئی
سلام اے ہادیو! خیر البشر خیر الانام آیا! — جو تھے گم کردہ راہ اُن کے لئے آخر امام آیا
سلام اس پر کہ جس نے دی ہیں قرآن کی نعمت — بشر ہے جس کا وعدہ تھا وہی آخر پیام آیا
سلام اس پر کہ جو مظہر تھا شانِ کبریائی کا — خدا بندے کی صورت لے کے دیدار عام آیا
سلام اس پر تھا با امتیازِ ماہ تو جس سے — پنپ سکتا تھا جو دنیا میں اک ایسا نظام آیا
مبارک ہو مبارک ہو کہ لی کروٹ زمانے نے — چھٹیں تاریکیاں ظلمت کی اور ماہِ تمام آیا
زہے قسمت مرے آقا اگر منظور ہو جائے
ترا ادنیٰ سا خادم لے عقیدت کا سلام آیا
مرے آقا یہ کہنے آج تیرے در پہ آئے ہیں — کہ ظالم تیرے کلمے کو مٹانے آج آئے ہیں
بہت بے بس ہیں ہم لیکن ذرا لطف و کرم کیجے — بہت ناچیز ہیں آقا! ذرا نظرِ کرم کیجے
ہمیں توفیق دے عظمت کو تیری عام کر جائیں — بچا کر کلمۂ توحید دیں کا نام کر جائیں
ہمیں توفیق دے تا کہ ہم کلمہ پڑھا کے الا میں گے
کدورت نے جلا کر رکھ دیا ہے جن کے سینوں کو

سید امتیاز احمد۔ شرلے۔ انگلستان

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قوموں کے سربراہ جب ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں اور حق و باطل کی تمیز اٹھا دیتے ہیں تو ایسی صورت میں قوموں پر زلازل اور مصائب آتے ہیں۔ اور ہر طرف سے اُن کو گھیر لیتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان قوموں کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین بھی اُن کو پناہ نہیں دیتی۔ اور زلزلوں کے ذریعے تہ و بالا کر دی جاتی ہے۔ اور آسمان سے بھی مصائب نازل ہوتے ہیں بجائے نور اور روشنی کے۔ اور

ایسی قومیں جن کے سربراہ حق و باطل کی تمیز چھوڑ دیں

اور ضابطۂ اخلاق سے عاری ہو چکے ہوں۔ اگر وہ قومیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ پا سکیں کہ وہ اپنے سربراہوں سے نجات حاصل کر لیں تو پھر وہ قومیں بھی بدنصیبی سے اپنے سربراہوں کے مقدر سے حصہ پاتی ہیں۔ کچھ اسی قسم کے خطرناک اور نہایت تشویشناک حالات آج کل پاکستان میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور موجودہ صدر دن بدن یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے بالکل توازن کھوتے چلے جا رہے ہیں اور ساری قوم شدید بے چینی میں مبتلا ہے۔ اور کسی کی کچھ پیش نہیں جا رہی کہ وہ کیا کرے؟ اور کس طرح اس تاریکی میں سے روشنی کی راہ ڈھونڈ نکالے؟ جہاں تک سیاسی معاملات کا تعلق ہے۔ اُن پر تبصرے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ میں ایک مذہبی راہنما ہوں۔ اور سیاستدان جہاں تک اُن کی زبان یارا کرتی ہے، جہاں تک اُن کے کلام پر پہروں کے باوجود وہ اظہار بیان کر سکتے ہیں یہ اُن کا کام ہے۔ لیکن

بحیثیت ایک مذہبی راہنما کے

مذہب میں دخل اندازی اور مذہبی اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی مذہبی جماعت پر نہایت گندے بہتان تراشنا اور جھوٹے الزام لگانا یہ ایسے معاملات ہیں جن کے متعلق میری ذمہ داری ہے کہ میں اُن کا تنقیہ کروں۔ چنانچہ چند دن پہلے پاکستان کے اخبارات میں صدر پاکستان کی طرف ایک ایسا بیان منسوب کیا گیا ہے جسے عقل تو باور نہیں کرتی کہ کسی ملک کے بھی صاحبِ ہوش صدر کی طرف سے ایسا بیان جاری ہوا ہو۔ لیکن جب عجیب و غریب حرکتیں ہو رہی ہوں۔ اور معاملات غلط روش پر چل پڑے ہوں۔ تو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ویسے ہمارے ملک کی صحافت بھی بدقسمتی سے اتنی قابلِ اعتماد نہیں اور جھوٹے الزامات لگانا، جھوٹ بولنا اور غلط افواہیں مشہور کرنا یہ تو ان کا روزمرہ کا کام ہے۔ اس لئے BENEFIT OF DOUBT یعنی شک کی گنجائش کہاں رکھی جائے یہ بھی سمجھ نہیں آسکتی کہ کس کو مبرا سمجھا جائے غلط بیانی سے، کس کو غلط بیانی میں ملوث قرار دیا جائے۔ بہرحال وہ بیان ایسا ہے کہ

اگر وہ سچ ہے

تو پھر تہذیب و تمدن اور عقل و شرافت کے سارے تقاضے توڑ دیئے گئے ہیں۔ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیا گیا۔ وہ بیان تمام تر تو میں آپ کے سامنے پڑھ کر نہیں سناتا لیکن اس کی بنیادی باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلا حق۔ اُس الزام کا جماعت احمدیہ کے متعلق ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک جماعت احمدیہ گستاخِ رسول ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شدید گستاخی کرتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ

وہ جماعت

جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عشق میں اپنا سب کچھ داؤ پر لگا بیٹھی ہے، وہ جماعت جو تمام سارے عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت اور شرف کی خاطر ایک عظیم جہاد میں مصروف ہے، وہ جماعت جس نے گزشتہ ایک سو سال سے تمام دنیا میں اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے اپنی جانیں، اپنی عزتیں، اپنے اموال، اپنی اولادیں سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر رکھی ہیں۔ وہ جماعت جس کے متعلق دشمن بھی اپنے عناد کے باوجود یہ تسلیم کر لینے پر مجبور ہیں کہ ان سے بڑھ کر اسلام کی تائید میں، اسلام کی تبلیغ میں خدمت دین کرنے والی اور کوئی جماعت سارے عالم میں نظر نہیں آتی۔ وہ جماعت جس کے سربراہ کے متعلق

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

نے یہ لکھا کہ "گزشتہ تیرہ سو سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد اگر اسلام میں کوئی مجاہد کبھی پیدا ہوا ہو جس نے اپنی زبان سے، اپنے افعال سے، اپنی مالی قربانی سے، اپنی جانی قربانی سے، دلائل اور براہین سے اسلام کی ایسی خدمت کی ہو تو کوئی بتلائے تو سہی وہ کون تھا؟" مولانا محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ "اُن کی نظر میں ایسا کوئی شخص نہیں جو حضرت مرزا صاحب کے مقابل پر ایسی شان سے اسلام کے حق میں جہاد کر رہا ہو۔" اور پھر وہ مزید تاکیداً لکھتے ہیں کہ کوئی اسے ایشیائی مبالغہ نہ سمجھے، تاریخ عالم پر نگاہ ڈالو اور بتاؤ ہے وہ مرد میدان جو مرزا صاحب کے مقابل پر جہادِ اسلام میں آپ کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہو؟ الفاظ تو یہ میرے ہیں لیکن اُن کے الفاظ جو تحریر میں ایک عاشق شوکت رکھتے ہیں۔ مجھے زبانی تو یاد نہیں لیکن وہ ہر بار پڑھنے سے ایک عجیب لذت محسوس ہوتی ہے کہ وہ جو عقائد میں آپ سے مختلف تھے تو ان کا آپ سے ایک دوستانہ دینی کا تعلق تو تھا لیکن وہ عقائد جو جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں ان سے ان کا دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے حق نکلوایا زبان سے تو حق نکلا۔ اور بڑے زور سے نکلا۔ ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق کسی نے

سر فضل حسین صاحب

سے شکایت کی کہ آپ تو ان کو سینے سے لگاتے ہیں اور یہ تو مرزا صاحب کے مرید ہیں جو نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے ہیں۔ تو اندر سے وہ "درّثمین" اٹھا لائے اور انہوں نے کہا کہ مجھے اور تو کچھ پتہ نہیں، کسی میں کچھ ذرا سی بھی شرافت ہو تو وہ اس کلام کو پڑھ لینے کے بعد جو چاہے الزام لگائے حضرت مرزا صاحب کے اوپر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دشمنی کا الزام نہیں لگا سکتا۔ اس سے بڑھ کر عاشقِ رسولؐ میری نظر سے نہیں گزرا۔

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صالحین بھی ہے"
(ارشاد سیدنا مسیح موعودؑ)
پیشکش:- گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۳۔ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

یہ اُس زمانے کی بات ہے

جبکہ سیاست میں شرافت اور حیا موجود تھی جبکہ شرفِ انسانی کی اقدار بھی زندہ تھیں۔ لیکن یہ تو بہت پرانی بات ہے۔ اس عرصہ میں ملکوں میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں، قوموں کے حالات اور اخلاق میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ یورپ میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں، ایشیا میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور ہم اب ایک ایسے مقام پر نکل آئے ہیں جہاں سیاست تو سیاست مذہبی راہنما بھی اُن اقدار سے عاری ہو چکے ہیں جو اُن کے مذہب اُن پر عائد کرتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی قسم کا کوئی معیار بھی باقی نہیں رہا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ پر یہ الزام کہ نعوذ باللہ من ذالک وہ گستاخِ رسول ہیں۔

اِس سے زیادہ جھوٹا اور بہیمانہ اور ظالمانہ الزام اور کوئی نہیں لگایا جا سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے تو ہمیں عشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا، آپ ہی نے تو ہمیں وہ آداب بتلائے کہ کیسے محبت کی جاتی ہے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے، ہمیں وہ طریق سکھلائے کہ کس طرح جانیں نثار کی جاتی ہیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پر۔ ہمیں یہ سمجھایا کہ ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
اِیں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

آپ ہی نے ہمیں یہ بتایا کہ تم اگر زندہ ہو، اور زندگی کی لذتیں چاہتے ہو یعنی روحانی زندگی کی، تو وہ ساری لذتیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عشق کے سرچشمہ سے ملیں گی۔ یہ آپ ہی تھے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ زندگی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے درست سے دور ہے، اور آپ کے عرفان سے عاری ہے اور زندگی میں اگر حیات ہے تو وہ باقی رہے۔ اُس سے وہ موت بہتر ہے جو درست اور نادرست کے حساب ہی سے بالا تر ہے۔ آپ ہی نے ہمیں یہ بتایا کہ میرا کوئی مقام نہیں مگر یہی کہ میں خاکِ پائے مصطفےٰ ہوں۔ اور جو کچھ بھی برکتیں تم مجھ پر نازل ہوتے دیکھتے ہو یہ اُس کثرتِ درود کی برکتیں ہیں، یہ وہ برکتیں ہیں جو

عشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نتیجے میں

آسمان سے مجھ پر درود کے جواب میں نازل ہوتی ہیں۔ یہ آپ ہی تھے جنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ ؎

سب ہم نے اُس سے پایا، شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اُردو کلام کو اُٹھا کر دیکھئے، عربی کلام کو اُٹھا کر دیکھئے، فارسی کلام کو اُٹھا کر دیکھئے، منظوم کلام کو اُٹھا کر دیکھئے، نثر کے کلام کو اُٹھا کر دیکھئے، ان الزام لگانے والوں کے آباء و اجداد بیسیوں پشتوں تک جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا اظہار کر چکے ہیں اُن سب کو اکٹھا کر دیں، ترازو کے ایک پلڑے میں ڈال دیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی ایک کلام کا نمونہ رکھ دیں۔ خدا کی قسم، خود کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشقِ رسولؐ کا پلڑا

یقیناً زیادہ بھاری ہوگا۔ اور اُن کی ساری تحریریں جو کھلی اور سرسری اور ایک دُنیا پرستی کی بظاہر محبت کی تحریریں ہیں۔ اُن کا کوئی بھی وزن خدا کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اُن کے متعلق یہ الزام اور اُن کے ماننے والوں کے متعلق یہ الزام کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں جو نتیجہ ہے، وہ سُن کے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

ایک سربراہِ مملکت کی طرف سے

یہ کلام نازل ہو رہا ہے۔ "اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اُسے قتل کر دیتا ہے پھر ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم، ہمارے آقا و پیشوا کو گالیاں دے اور ہم اسے چھوڑ دیں"۔ حیرت کی بات ہے۔ اس کے اندر کیا باتیں مضمر ہیں، ان پر غور کیجئے۔ اوّل تو یہ کہ

حکومت دونوں حصوں کو تلقین کر رہی ہے قتل و غارت کی

جو ذمہ دار ہوتی ہے امن و امان کی، اُس کے سربراہ کی طرف سے ایک طرف نہایت ہی جھوٹا اور ناپاک الزام لگا کر احمدیوں پر مسلمانوں کو انگیخت کیا جا رہا ہے یعنی غیر احمدی مسلمانوں کو کہ میں بطور صدرِ مملکت، سربراہِ مملکت تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ نعوذ باللہ من ذالک گستاخانِ رسولؐ ہیں ان کا قتل و غارت شروع کر دو۔ اور دوسری طرف احمدیوں کو غیرت دلائی جا رہی ہے کہ میں اور میری حکومت دِن رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے ہیں، تمہیں اپنے باپوں سے بڑھ کر غیرت ہونی چاہیے اپنے امام کی۔ تم کیوں نہیں اُٹھتے اور ہمارا قتل و غارت کیوں نہیں شروع کرتے۔ جہالت کی بھی حد ہے۔ اور غیر ذمہ داری کی بھی حد ہے۔ دُنیا کی تاریخ میں کبھی کسی صدر کے مُنہ سے ایسے جاہلانہ کلمات آپ نے نہیں سُنے ہوں گے جیسے یہ کلمات آج جاری ہو رہے ہیں۔ عجیب و غریب بارش ہے عرفان کی کہ دنیا کے کسی پیمانے کی رُو سے بھی کوئی بھی اس میں نور کا ذرہ ادنیٰ پہلو بھی نہیں ہے۔ شرافت کے لحاظ سے دیکھیں، اخلاق کے پیمانے، عام دُنیا کے اخلاق کے پیمانے دیکھ لیجئے، سیاسی زبان کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں اُن کے لحاظ سے دیکھ لیجئے۔ مذہبی اقدار تو خیر بہت بلند ہیں عام شرفِ انسانی کے متعلق ایسے انسانوں کا تصور جو خدا پر یقین بھی نہیں رکھتے اُن کے لحاظ سے بھی دیکھیں تو کسی پہلو سے بھی کسی معیار کی رُو سے بھی اِن کلمات میں کوئی روشنی نظر نہیں آئے گی۔ محض تاریکی ہے۔ پھر آگے یہ کہنا کہ ہم گالیاں دیتے ہیں اُن کو، ہم ایسا کریں گے نعوذ باللہ من ذالک جماعت احمدیہ کے تو دستور میں ہی نہیں ہے گالی۔ جماعت احمدیہ کی تو سرشت ہی اس بات سے نا واقف ہے کہ دوسرے کو گالیاں دی جائیں۔

ہمارا سارا کردار آپ کے سامنے روشن پڑا ہے

اللہ کے فضل سے سو سالہ تاریخ میں گالیاں دینے والے تو ہمارے مخالف ہیں۔ گالیاں دینے والی تو خود یہ حکومت ہے جو صفحوں کے صفحے سیاہ کرتی چلی جا رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے ہوئے۔ اور ساری دُنیا میں اشتہار کر رہی ہے اور اس بات پر فخر کر رہی ہے کہ یہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے۔ تو جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ جماعت کی گواہ ہے، نہ کبھی جماعت گالیوں کی قائل ہوئی، نہ کبھی ایسی گندگیوں میں ملوث ہوئی، نہ اسے انسانی اقدار کے مطابق قابلِ قبول سمجھتی ہے اس رویہ کو اور جماعت احمدیہ جس مذہب سے وابستہ ہے جس رسولؐ سے وابستہ ہے

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENT DEALERS)
CHANDAN BAZAR. P.O. BHADRAK, DISTT- BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 ; 253
پیشکش

جس آقا و مولیٰ کے عشق کا یہ دعوے کرتی ہے ان کا دھیان کر کے تو یہ بھی نہیں دیتا کہ کسی احمدی کو کہ وہ گندی گالیوں میں ملوث ہو جائے یا گستاخیوں میں ملوث ہو۔ کجا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں

خدا کے جتنے بھی مقدس نام ہیں اُن سب ناموں کی قسم کھا کر کہتے ہیں اُن ناموں کی بھی جو دنیا کو معلوم ہیں اور اُن مقدس ناموں کی بھی جن کی کُنہ اور جن کی انتہا کا کسی کو کوئی علم نہیں۔ کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سر سے پاؤں تک عاشق ہیں۔ آپ کے قدموں کی خاک کے بھی عاشق ہیں۔ ساری زندگی ہم لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق بے ادبی کرے۔ اگر یہ الزام سچ ہے تو اسے خدا ہم پہ بھی لعنتیں نازل فرما۔ اور ہماری نسلوں پر قیامت تک لعنتیں کرتا چلا جا۔ کیونکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دُوری کا ہم کوئی تصور نہیں کر سکتے۔ یہی وہ لعنت ہے جس لعنت کو ہم کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر یہ جھوٹ ہے تو پھر قرآن کی زبان سے زیادہ میں اور کوئی زبان استعمال نہیں کرتا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اب یہ آسمان کا خدا بتائے گا

اور آنے والی تاریخ بتائے گی کہ آسمان کس پہ لعنتیں برسا رہا ہے اور کس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے کس کو عزت اور شرف سے یاد رکھا جاتا ہے اور کس کو ذلت اور نامرادی کے ساتھ یاد رکھا جاتا ہے۔ گالیاں دینا ہمارا دستور تو نہیں مگر اس ملک میں یہ دستور عام ہے جس ملک میں یہ باتیں کی جا رہی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ یا پھر گالیاں دینے پر قتل تو اب دُور کی بات رہ گئی ہے یہ کسی زمانے میں ہوا کرتے ہوں گے۔ اب تو ماں بہن کی گندی گالی پاکستان کی گلی گلی میں سنی جاتی ہے۔ چنیوٹ کے بازاروں میں آپ چلے اُن کے گھروں سے بھی یہی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور ان کی گلیوں سے بھی یہی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ جھنگ کے دیہات میں آپ چلے جائیے۔ وہ اپنے جانوروں کو بھی ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنے ماں باپ کو بھی ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور کوئی قتل نہیں کرتا کسی کو۔ یہ تو عام دستور ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ تو گالیوں کی قائل ہی نہیں مگر

جو گالیوں کے قائل ہیں

ان کا بھی حد سے معاملہ آگے بڑھ چکا ہے اور عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ شدید ظلم کئے گئے ہیں جماعت احمدیہ پر اور نہایت ہی گندی زبان استعمال کی گئی ہے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف۔ اس کے باوجود جماعت کو چونکہ صبر کی تلقین ہے، گالیاں سن کے دعا دینے کی تلقین ہے اس لئے جماعت کے صبر کا پیمانہ بھی خدا تعالیٰ بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کسی ایک شخص نے بھی کبھی کسی کو جسمانی نقصان پہنچانے کا تصور بھی نہیں کیا۔ اس وجہ سے کہ وہ گالیاں دیتا ہے۔ مگر جن لوگوں کے ہاں یہ تصور ہے، جو ان اصولوں کے قائل ہیں اُن کے سامنے اب کھلا امتحان ہے۔ مثلاً پیچھے پاکستان میں داتا صاحب کے دربار کے عرس کے موقعہ پر لاکھوں بریلوی اکٹھے ہوئے اور باوجود اس کے کہ حکومت نے ہر طرف پہرے بٹھائے رکھے تھے سب پہروں کو توڑ کر اُن سے بے نیاز ہو کر وہ اکٹھے ہوئے اور حکومت کی مشینری کی پیش نہیں جا سکتی تھی اتنا عظیم انبوہ تھا وہ انسانوں کا۔ اور اُس انبوہِ عظیم میں

دو قسم کی گالیاں

دی گئی ہیں۔ ایک اُن کو گستاخِ رسولؐ قرار دیا گیا جو جماعت احمدیہ کو گستاخِ رسولؐ کہتے ہیں۔ اور اُن کو شدید گالیاں دی گئی ہیں دیوبندی اور وہابی اور اہلحدیث اور احراری مسلک کو اور کھلم کھلا کہا گیا ہے کہ اصل خبیث تو یہ ہیں۔ اصل گندے لوگ تو یہ ہیں۔ کیونکہ یہ ہیں گستاخِ رسولؐ۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں ہم کسی گستاخی کو قبول نہیں کریں گے اور منظور نہیں کریں گے۔ عجیب ہے خدا تعالیٰ کی تقدیر، ایک طرف حکومت کے کارندے یہ احراری ہمارے اوپر لگے ہوتے ہیں کہ ہمیں گستاخِ رسولؐ قرار دیں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تقدیر۔ اور اس کے فرشتے پاکستان کی اکثریت کو ان کے اوپر لگاتی چلی جا رہی ہے اور وہ اُن کو اُکسا رہے ہیں۔ یقیناً یہ خدا کے فرشتے ہیں جو اُکسا رہے ہیں

ہیں کہ اُٹھو اور جواب دو اس معصوم جماعت کی طرف سے۔ اُن کی زبانیں تو پہلے ہی رُکی ہوئی ہیں۔ اُٹھو اور صبر کے پیمانے توڑ دو اُس جماعت کی طرف سے جن کو اپنے صبر کے پیمانوں کی حفاظت کی میں نے تلقین کر رکھی ہے۔

عجیب نشان ہے خدا تعالیٰ کا

صرف یہی نہیں بلکہ صدرِ پاکستان کے متعلق اتنی گندی زبان استعمال کی گئی کہ سارے پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی صدر کے متعلق چھوڑ کے کسی گندے جانور کے متعلق بھی ایسی گندی زبان استعمال نہیں کی گئی۔ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کیا زبان تھی جو وہاں استعمال ہوئی۔ اور میں بھی نہیں چاہتا تھا کہ دُنیا کو علم ہو، دُنیا کو بتاؤں لیکن اب ٹیپیں مل جاتی ہیں اور تمام خبریں پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن ہمارے آقا و مولیٰ پہ ایسا گندہ حملہ کیا گیا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گستاخِ رسولؐ قرار دینا۔ علاوہ ازیں کسی چیز کی بھی۔ میری زبان تو اب بھی جواباً کوئی گالی نہیں دے گی۔ مگر

میں اُن کو یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ آپ کو یہ دُنیا کس طرح یاد کر رہی ہے۔ آپ کے ملک کے لوگ کس طرح یاد کر رہے ہیں۔ سندھ کی گلیاں اور سندھ کے بازار اور سندھ کے کھیت اور سندھ کے ویرانے اور سندھ کی آبادیاں آج آپ کو کیا کہہ رہی ہیں۔ اور بلوچستان کی زبان میں آپ کا کیا نام ہے۔ اور پنجاب کے جیالے جو اہلسنت کہلاتے ہیں جو عشقِ رسولؐ کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی زبان پر آپ کے لئے کیا نام ہے۔ اس طرف بھی نگاہ کیجئے۔ پھر اگر یہ بات درست ہے کہ جو برداشت نہیں کر سکتا باپ کے خلاف گستاخی کو اور قتل کر دیتا ہے تو پھر وہ دیوبندی وہ وہابی جو آپ کو امیر المؤمنین کہہ رہے ہیں جو آپ کو باپ سے بڑھ کر مقام دے رہے ہیں آج اُن کو پھر یہ تلقین ہونی چاہیئے کہ ان کا قتل و غارت کریں۔ صدرِ مملکت کی طرف سے بھی اجازت ہونی چاہیئے کہ ایک طرف تم مجھے امیر المؤمنین سمجھتے ہو۔ ایک طرف تم مجھے اتنی عزت دے رہے ہو کہ وہ سارے مسائل جو دُنیا میں کوئی حل نہیں کر سکا میں نے حل کر دیئے۔ اب کیوں نہیں یہ ہے ہو میرے خلاف یہ گندی زبان۔ فوج کی طاقت آپ کے ساتھ ہے۔ ان احراری مُلاؤں کی طاقت آپ کے ساتھ ہے۔ اُٹھیں اور پھر جواب دیں اور اپنے ان دعووں کو سچا کر دکھائیں کہ جس سے محبت ہو جس کو باپ کا مقام دیا جائے اُس کے خلاف انسان بات برداشت نہیں کر سکتا۔

اُس وقت آپ کہاں چلے گئے

آپ کی فوجیں کہاں چلی گئیں۔ آپ کی پولیس کہاں گئی جبکہ لاکھوں کا مجمع نہایت غلیظ گالیاں دے رہا تھا آپ کو اور آپ کے چیلوں چانٹوں کو۔ مجال نہیں تھی کسی حکومت کے ادارے کی کہ قریب بھی پھٹک سکے۔ صرف اتنا شریف انسان ہے آپ کا ظلم چل سکتا ہے۔ جس سے خاموش رہیں کہ وہ نرم دل ہیں۔ وہ تو آپ ... کرنے کے لئے بے تاب بیٹھے ہوئے ہیں۔ صرف اس لئے خاموش ہیں کہ خدا نے ان کو خاموشی کا حکم دیا ہوا ہے۔ اس لئے صبر دکھا رہے ہیں کہ قرآن اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
الرؤف جیولرز
۴۲ خورشید بیگم مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: ۶۱۱۷۰۶۹

کی سُنت نے ان کو صبر پر مجبور کر رکھا ہے۔ آپ کے لئے تو کوئی سنت نہیں۔ کیونکہ اگر سُنتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پیش نظر ہوتی تو وہ تو حیرت انگیز صبر اور حیرت انگیز حوصلے اور حیرت انگیز اخلاق کے اعلیٰ معیار پیش کرتی ہے۔ ایسے معیار جو اس سے پہلے کبھی کسی انسان نے نہیں دیکھے تھے۔ اور نہ کبھی بعد میں قیامت تک کوئی انسان ایسے معیار دیکھ سکتا ہے۔ جنہوں نے عظیم پانے والے تھے وہ لوگ جن کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تربیت دی۔

عجیب وغریب واقعات

رُونما ہو رہے تھے۔ وہ عشاق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور جنگ کی شدت کے دوران اپنے ہاتھ حضور اکرم کے چہرے کے سامنے کر دیا کرتے تھے کہ کوئی تیر آپ کے چہرے کو زخمی نہ کر سکے۔ اور اُن کے ہاتھ چھلنی ہو جایا کرتے تھے۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خلاف گستاخیاں سُنیں اور ایک نہیں متعدد گستاخوں کو ضرور پکڑ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان کو روک رکھا تھا۔ ان کو گالی اور صبر کی تلقین کر رکھی تھی۔ وہ سب سے بڑا گستاخِ رسول عبداللہ بن اُبی بن سلول، اُس نے نعوذ باللہ من ذالک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق ایسے الفاظ کہے کہ ایک مسلمان کی زبان پر آتے نہیں ہیں۔ بیان کیا ہے کسی کی جرأت بھی نہیں پڑتی اور مؤرخین نے لکھے بھی ہیں اور کتابوں میں لکھتے بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن دل نہیں چاہتا کہ اُن کو دہرایا جائے۔ اس موقعہ پر یہ درست ہے کہ باپ کی غیرت نہیں لیکن

باپ سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غیرت

نے عبداللہ کے بیٹے کے دل میں جوش مارا اور وہ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ برداشت سے بڑھ گیا ہے معاملہ۔ میرے باپ نے بڑی ذلیل حرکت کی ہے۔ اجازت دی جائے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ یہ اجازت میں نہیں دوں گا۔ یہ ہے سُنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ یہ وہ اخلاق اور تہذیب اور عظمت اور شرف انسانی کی وہ عظیم داستانیں ہیں جو کبھی انسان نہیں بلکہ کبھی دنیا نے آسمان کے سُورج نے دیکھیں۔ ایسے دور میں دیکھیں جب کہ حقیقت یہ ہے سُورج آسمان پر نہیں بلکہ زمین پر اُتر آیا تھا۔ جبکہ آسمان کا سُورج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سُورج کے سامنے اندھیرا دکھائی دیا کرتا تھا۔ اس میں تو تمہیں کوئی شبہ نہیں لیکن اپنا

وہ نرالا حیات ہے جسے تم فخر سے پیش کر رہے ہو

اس پر خود کیوں عمل کر کے نہیں دکھاتے ہو اگر یہ بات درست ہے کہ صدرِ پاکستان اہلِ پاکستان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی بے عزتی بھی برداشت نہ کریں۔ اور اپنے محبوب آقا کی بے عزتی کرنے والے کو یا جس پر الزام لگ جائے کہ وہ بے عزتی کرتا ہے، اس کا قتل وغارت شروع کر دیں تو پھر سب سے پہلے تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، جو لوگ آپ کو امیر المؤمنین کہتے ہیں اُن کو کیوں نہیں اُکساتے۔ اور پھر آپ کی اپنی اولاد بھی تو ہے۔ کیا اُن کو باپ کی غیرت نہیں ہے۔ کیا دھرے رہ گئے ہیں باپوں کی غیرت دکھانے والے۔ وہ کیوں نہیں اُٹھتے اور ان بریلوی علماء کو قتل کیوں نہیں کرتے؟ جنہوں نے آپ کو گالیاں دیں۔ وہ سندھ پر کیوں دھاوا نہیں بولتے

جو دن رات آپ کو گالیاں دے رہا ہے

وہ مائیں آپ کو گالیاں دے رہی ہیں جن کی گودوں کے بچے چھینے گئے۔ صرف اس لئے کہ اُنہوں نے سیاست میں آزادیٔ ضمیر کا تقاضا کیا تھا۔ وہ باپ گالیاں دے رہے ہیں جن کے معصوم اُن کے ہاتھوں سے نکل گئے۔ وہ بیوائیں گالیاں دے رہی ہیں جن کے خاوند چھینے گئے۔ وہ بچے گالیاں دے رہے ہیں جو خود یتیم رہ گئے۔ اور بیدردی سے اُن کے سینوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ صرف اس لئے کہ وہ آزادیٔ ضمیر کا تقاضا کر رہے تھے۔ وہ یہ تقاضا کر رہے تھے کہ انہیں اپنے وطن میں آزاد رہنے دیا جائے۔ سارا بلوچستان گالیاں دے رہا ہے۔ پاکستان کی بھاری اکثریت جو اہلِ سُنت ہے، وہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے گالیاں دے رہی ہے۔ اور سارا پاکستان

بحیثیت مجموعی دن رات شدید بغض وعناد میں مبتلا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کس طرح آپ ظالمانہ حکومت سے چھٹکارا حاصل کریں گے۔ تو آپ کی اولاد تو بہرحال جسمانی اولاد ہے۔ اگر روحانی نہیں تو جسمانی اولاد تو موجود ہے۔ آپ کے بیان کئے ہوئے اصول کے مطابق ان کو تلواریں ہاتھ میں لے کر نکل جانا چاہیئے۔ پھر جب تک میں چلتے کبھی سندھ میں جا کر قتل و غارت شروع کر دیں۔ کبھی بریلویوں پر حملہ بول دیں۔ اور ان کا قتل وغارت شروع کر دیں کبھی بلوچستان میں کبھی پنجاب کی گلیوں میں خون بہائیں۔ یہ پھر ان کے لئے تو لائحہ عمل ایک بڑا کھلا کھلا آپ نے پیش کر دیا۔ لیکن جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ یہ محض ایک فساد پھیلانے والی باتیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی ان میں حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے نہ خود یہ عمل کریں گے آپ اور نہ ان کی اولاد اس پر عمل کرے گی۔ اور وہ غیرت کے تقاضے جو خود پیش کر رہے ہیں اُن پر اپنے بچے پورے نہیں اتریں گے کبھی۔ میں چیلنج کرتا ہوں۔ کر کے دکھائیں۔ سارا سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ کوئی حیا نہیں رہی کہ وقت کے امام جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا ہے اس کے متعلق زبانیں کھلتی چلی جا رہی ہیں۔ اور کوئی کنارہ نہیں ہے اُن کی بے حیائی کا۔ جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی کیفیت ہے۔

جماعت احمدیہ کا ایک ہی نعرہ ہے

اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولا نہیں ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے۔ اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رُسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عاشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نام ہمیشہ روز بروز زیادہ سے زیادہ عزت اور محبت اور عشق کے ساتھ یاد کیا جایا کرے گا۔ عجیب و غریب بہانے بنائے گئے ہیں کہ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ایک جھوٹا ایک جھوٹا دعویدار ایک مفتری نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقابل پر نبوت کا اعلان کرے۔ جو شعر میں نے ابھی پڑھ کے آپ کو سنائے ہیں یہ جو نظم و نثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہزارہا صفحات پر پھیلی ہے۔ اس کو کوئی پڑھ کر وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا کہ اس ذات کے متعلق ایسا ناپاک حملہ کیا جا سکتا ہے۔ بالمقابل ایک نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو وہی دعویٰ کیا ہے جو تمہارا اپنا بھی ایمان ہے کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔ آپ کا تو یہ دعویٰ ہے کہ میں وہ امام مہدی ہوں جس نے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق

اس زمانے میں بھیجا گیا ہے اور امام مہدی از خود تو نہیں بنا کرتے یا لوگوں کے کہنے سے تو کوئی امام مہدی نہیں بن جایا کرتا۔ امام تو ہوتا ہی وہ ہے جس کو خدا کھڑا کرے جسے خدا خود مقرر فرمائے۔ جس پر الہام نازل کرے کہ میں تجھے زمانے کا امام مقرر کرتا ہوں۔ اگر وہ نہیں ہے تو دوسرے اماموں کے سر پر عزت بھی کوئی نہیں۔ دو کوڑی کی بھی حیثیت نہیں ہے اُن اماموں کی جن کو دنیا والے از خود بنا لیا کرتے ہیں۔ وہ امام ہی عزت کے لائق اور شرف کے لائق ہیں جن کو خدا مقرر کیا کرتا ہے۔ تو امام مہدی کیسے ہوں گے۔ ان کا مقام کیا ہو گا جن کو خدا خود مقرر فرمائے گا۔ اور جن کا ماننا تمام اُمت پر لازم قرار دے دے گا۔ یہ وہ خواص ہیں امام مہدی کے۔ بتاؤ تو سہی کہ کیا ان خواص کا حامل کبھی دنیا میں غیر نبی بھی پیدا ہوا ہے۔ سارے مذہب کی تاریخ میں سے ایک نکال کے دکھاؤ۔ ایسا شخص جس کو خدا نے خود مقرر فرمایا ہو۔ اور ایسا شخص

ارشادِ نبوی ﷺ

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ضرور میرے حکم کو پہنچاؤ چاہے ایک ہی آیت ہو۔

مستحقِ دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

جس کو خدا نے خود مقرر فرمایا ہو اور ایسا شخص جس کے انکار کو کفر قرار دیا گیا ہو۔

یہی تعریف ہے نبوت کی

تم خود یہ قبول بھی کرتے ہو کہ امام مہدی بھی مانتے ہو۔ لیکن اتنی جرأت نہیں ہے صداقت کے ساتھ ایسی وابستگی نہیں ہے کہ روشنی کو روشنی کہہ سکو اور اندھیرے کو اندھیرا کہہ سکو۔ جب تک تمہارے اندر امام مہدی کے آنے کا تصور موجود ہے تم جھوٹے ہو گے اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ الزام لگاؤ گے کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مقابل پر کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو ایک جگہ یہ لکھا "کہ مجھے ظلی نبی نہ لکھا کرو۔ جب لکھوا تو نبی لکھو کیونکہ میری ساری شان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غلامی اور آپ کی امت میں سے ہونے میں ہے"

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ "کہ اگر میرے اعمال کو یہ حالہ کے برابر بھی ہوتے اور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وابستہ نہ ہوتا تو خدا ان سارے اعمال کو اور مجھے اٹھا کر جہنم میں پھینک دیتا۔ ان کی کوئی بھی قدر نہ رہتی کیونکہ جب سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا نور ظہور پذیر ہوا ہے انا سکلھ ابد سے وہی قبول کیا جائے گا جو محمد مصطفیٰ کے رستے سے آسمان تک بادشاہت میں داخل ہوتا ہے"۔ انہی کو دسیلہ کہتے ہیں۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے پر نعوذ باللہ من ذالک یہ الزام کہ وہ مقابل کسی نبوت کا دعویدار ہے۔ سراسر جھوٹ ہے سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے۔ جہاں جھوٹ کے معاملے میں کوئی عاری باقی نہ رہی ہو تو پھر ٹھیک ہے جو چاہے کہتے چلے جاؤ۔ مگر حقائق کو تم جھوٹ نہیں بدلا کرتے یہ کہنے کے بعد

پھر

آخری بات

یہ فرمائی گئی ہے اس بیان میں جو صدر پاکستان کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ ہم تو یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لئے اب تمہارے لئے دو ہی رستے ہیں یا تو ملک چھوڑ جاؤ اور یا پھر سیدھی طرح کلمہ پڑھ کے مسلمان بن جاؤ تو ہم تمہیں سینے سے لگا لیں گے۔ کوئی ایک بھی رائے اس بیان کی سیدھی نہیں تھا ہم محاورۃً کہا کرتے تھے "اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی" لیکن یہ محاورہ ہی تھا۔ ہم نے تو ہر چیز پہ غور کیا کوئی نہ کوئی سیدھی کل نظر آجایا کرتی تھی۔ لیکن یہ بیان آج ایسا میری نظر سے گذرا ہے کہ اس کی کوئی بھی کل سیدھی نہیں ملک سے نکل جاؤ۔ ملک کوئی لوگوں کے باپوں کی جاگیر تو نہیں ہوا کرتے۔

ملک تو قوم کا اجتماعی سرمایہ ہوتا ہے

ملک سے کون کسی کو کیسے نکال سکتا ہے۔ پاکستان ان پاکستانی احمدیوں کا وطن ہے جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں بھی دیں جن کے آباؤ اجداد نے قربانیاں دیں۔ جو آج بھی جب پاکستان کو خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ صف اول کے مجاہدین بنتے ہیں۔ کوئی ایک بھی احمدی نہیں ہوتا جو غداری کر جائے ملک سے ان کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ تم وطن چھوڑ جاؤ۔ تم لگتے کیا ہو اس ملک کے کہ وطن چھوڑ جاؤ۔ کوئی حیثیت اپنی ثابت کرو۔ بتاؤ کہ تمہیں کس طرح یہ ملک جاگیر اور ورثے میں ملا تھا کہ اہل وطن کو وطن سے نکالنے کا حق رکھتے ہو۔ اگر وطن سے نکالنے کا کسی کے متعلق کوئی حق ہے کسی کو تو پھر ان لوگوں کو نکالنا چاہئے جو پاکستان کی "پ" بھی بنانے نہیں دینا چاہتے تھے جو قائد اعظم کو کافر اعظم کہتے تھے جو یہ کہا کرتے تھے کہ کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو پاکستان بنا کے دکھا دے یا پاکستان کی "پ" بھی بنا کر دکھا دے جو یہ بھی کہا کرتے تھے کہ جو بنے گا پلیدستان بنے گا پاکستان نہیں بنے گا .... ان کا تو حق ہے کہ اس وطن میں آ کے ٹھہریں جس کو احمدی نے اپنا خون دے کے بنایا اور احمدی کا حق نہیں کہ اس وطن میں رہے کوئی کچھ تو حق کا پاس ہونا چاہئے اتنا تو نہیں کہ کلیتاً عقل کو ایسی چھٹی دے دی جائے کہ قریب بھی نہ پھٹکنے دیا جائے۔ حضرت

کو الٹ کر دیا جائے۔ اب یہ

احمدیوں کو کہا جا رہا ہے کہ وطن چھوڑ دو

اور پھر اگلی بات۔ ورنہ کلمہ پڑھ لو۔ إنا لله وإنا اليه راجعون۔ کلمہ پڑھنے کے نتیجے میں تو مارے جا رہے ہیں بیچارے۔ اس جرم میں تو سزائیں دے جا رہی ہیں کہ وہ کلمہ کیوں پڑھتے ہیں اسی جرم کی پاداش میں جیلیں بھر رہے ہو تم کہ احمدی کلمہ کیوں پڑھتے ہیں۔ اور ایسا بیان دے رہے ہو یہ وہ اسلامی حکومت ہے جو اسلام کے نام پر بنائی گئی تھی اور اسلام کے نام پہ کلمہ مٹانے لگی ہوئی ہے۔ ہر جگہ ہمیں اطلاعیں آتی ہیں کہ حکومت کے کارندے جن کو حکومت کے افسران نے مجبور کیا ہے کلمہ مٹا رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ روتے ہیں وہاں احمدیوں کے سامنے ہم مجبور ہیں ہماری نوکری کا سوال ہے۔ لیکن مٹا رہے ہیں۔ خدا کی پرواہ نہیں کرتے بندے کی نوکری کا سوال ہے اس لئے اپنے ہاتھوں سے وہ کلمہ مٹانے لگ جاتے ہیں۔ تو

کلمہ مٹانے والے تو تم ہو

کلمے کو سینے سے لگانے والے تو ہم ہیں ہمیں کیا کلمہ پڑھوانا چاہتے ہو۔ تمہارا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے۔ تمہارے مولویوں کا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے ہماری زبانیں گدی سے کھنچوا لو اگر کھنچوانے کی طاقت ہے۔ ہماری گردنیں کاٹ دو اگر کاٹنے کی طاقت ہے۔ ہمارے اموال کو تلف کر دو اگر تلف کرنے کی طاقت ہے مگر خدا کی قسم محمد مصطفیٰ کا کلمہ پڑھیں گے اور تمہارا کلمہ نہیں پڑھیں گے۔ ایک بھی احمدی ماں کا بیٹا نہیں ہے۔ ایک جوان یا بوڑھا نہیں ہے جو محمد مصطفیٰ کے کلمے کو چھوڑ کر کسی صدر یا ڈکٹیٹر یا کسی سربراہ حکومت کا کلمہ پڑھ سکے۔ اس لئے ان سے کلمہ پڑھواؤ اور ان کو چھاتیوں سے لگاؤ جن کو تمہاری چھاتیوں سے لگنے کی پرواہ ہے جو مرتے ہیں کہ کس طرح تمہاری چوکھٹ تک پہنچیں اور سجدے کریں تمہاری حکومت کو ہمیں تو تمہاری چھاتیوں کی کوئی پرواہ نہیں جن چھاتیوں میں جھوٹ ہے جن چھاتیوں میں بغض ہے۔

جن چھاتیوں میں کوئی انسانی قدر باقی نہیں رہی

ہم کیسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے غلام کی چھاتی کو چھوڑ کر تمہاری چھاتی سے لگنا گوارہ کریں گے۔ کیسی دھمکی ہے۔ کیا لالچ ہے؟ اس قوم کو تو چھاتی سے لگاتے نہیں جو تمہارے نزدیک وہ کلمہ پڑھ رہی ہے جو تم پڑھ رہے ہو۔ اس قوم کی عزتوں سے تو کھیل رہے ہو۔ جس قوم سے تمہارا کوئی مذہبی اختلاف نہیں ہے۔ وہ کونسی چھاتیاں تھیں جن کو تم نے چھلنی کیا سندھ میں۔ جن کو بلوچستان میں چھلنی کیا۔ جن کو پنجاب اور صوبہ سرحد میں چھلنی کیا۔ کیسے دیکھا کیا وہ وہ کلمہ نہیں پڑھتی تھیں۔ جو تم سمجھتے ہو کہ تم پڑھتے ہو۔ یہ پھر کس جرم اور کس کی سزا میں تم نے ان پر یہ مظالم روا رکھے اور بعض گلیوں کو خون سے بھر دیا بڑوں کے خون لئے جوانوں کے خون لئے جوانوں کے خون لئے عورتوں کو شدید اذیت ناک مصیبتوں میں قیدیوں میں مبتلا رکھا۔ اور ان کے بے عزتیاں کروائی گئیں اس اسلامی حکومت میں تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہماری چھاتی سے لگو۔ کلمہ پڑھ کر۔ کلمہ پڑھ کر تو ہم چھاتی سے لگنے کے اہل نہیں رہتے ہم تو جیلوں کے قابل ہو جاتے ہیں لیکن جن کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ کوئی مذہبی اختلاف نہیں ہے ایک ہی کلمہ ہے ایک ہی زبان ہے۔

اُن کی چھاتیوں سے نیزوں سے مارے گئے

اُن کو کیوں اپنی چھاتی سے نہیں لگاتے اُن کو نیزوں پہ اٹھاتے رونددتے رہے رونددتے چلے جا رہے ہو۔ کوئی ایک کل تو سیدھی ہو۔ اول سے آخر تک محض تاریکی ہی تاریکی ہے اس بیان میں سیاہ اور نور کا کوئی بھی پہلو باقی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی غیرت رکھتا ہے اپنے پیاروں کے لئے اللہ تعالیٰ مظلوموں کی حمایت کیا کرتا ہے۔ شہود گا اُن مظلوموں کی تائید میں ضرور ظاہر ہوگا

جانتا ہے کہ سوائے اس کے امیری خاطر یہ ڈھونگ رچا رہے ہیں۔ اور کوئی انہوں نے جرم نہیں کیا۔ اس لئے اگر خدا کا کوئی ایمان اور کوئی یقین دل میں باقی ہے تو خوف رکھو اور ڈرو اور دیکھو کہ تم کہاں پہنچ چکے ہو۔ اور کس حد سے آگے بڑھ رہے ہو لیکن مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی کوئی غیرت خدا کا کوئی خوف باقی نہیں رہا اگر غیرت ہوتی تو فرضی طور پر جن کے اوپر الزام لگائے جا رہے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک یہ گستاخ رسول ہیں ان کے اوپر تو تمہارے غیظ و غضب جوش پکڑ رہے ہیں اور غیظ و غضب کی ہنڈیاں ابل رہی ہیں ....

دعویٰ کرتے ہیں کہ ہاں ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ من ذالک جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کی چھاتیوں سے لگ رہے ہو وہ (مشرک) ہیں جو خدا کے بھی قائل نہیں یعنی اصلی خدا کے قائل نہیں جو قرآن پیش کرتا ہے۔ فرضی جھوٹے خدا ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں انہوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی فوت ہو جاتے تو کئی کئی دن سوگ منائے جاتے ہیں ملک میں۔ ان سے معاہدے کئے جاتے ہیں فخر کیا جاتا ہے وہ عیسائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کو مفتری قرار دیتے ہیں۔ ان کی چھاتیوں سے لگتے ہو اور ان کے ہاتھ کی روٹی کھاتے ہو۔

ان سے خیرات مانگتے ہو

اور فخر سے اعلان کرتے ہو کہ ان عیسائی ممالک نے ہمیں اتنی خیرات دینے کا اعلان کر دیا ہے کہاں جاتی ہے اس وقت غیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم۔ غیرت کا اظہار کرنے کیلئے عشاق رسول ہی رہ گئے صرف۔ جو دشمنان رسول ہیں جو کھلم کھلا گالیاں دیتے اور جھوٹا اور مفتری سمجھتے ہیں ان سے تمہاری کوئی غیرت جوش میں نہیں آتی اور جو خدا کے دشمن ہیں۔ ان کی چھاتیوں سے بھی جا لگتے ہو۔ وہ چینی جو منکرین آئے ہیں وہ تو خدا کی ہستی کے ہی قائل نہیں۔

کوئی غیرت نہیں جاگی

ان سب باتوں کے پیش نظر مجھے یہ یقین کرنے کی کوئی بھی وجہ نہیں ملتی کہ یہ لوگ خدا یا رسول کی محبت یا کسی غیرت رکھنے والے ہوں کیونکہ ان کا عمل ان غیرتوں کو جھٹلا رہا ہے۔ کوئی بھی واسطہ نہیں رہنے دیتا ان سے معاملات کرنے کا پھر کس کا واسطہ ہم تمہیں دیں کس کے خوف سے۔ مجھے تو اسی کا خوف ہے جس کا خوف بالا سے بالاتر رکھنے کے بعد تم ان حرکتوں پر آمادہ ہوئے اس کی محبت کا واسطہ دیں جس کی محبت سے تمہارے دل کبھی واقف ہی نہیں ہوئے۔ لیکن پھر بھی

تم مانو یا نہ مانو

قرآن کا کلام جس طرح پہلے سچا تھا اسی طرح آج بھی سچا ہے۔ جس طرح پہلے سچا تھا اسی طرح کل بھی سچا ثابت ہوگا۔ قرآن کریم نے ظالم اور بڑے بڑے بدکردار اور متکبرین کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم کئی قسم کی آفات کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے ایسے لوگوں کو گھیر لیا جو زمینی بھی تھیں اور سماوی بھی تھیں کچھ ایسی بھی تھیں جن میں بندوں کا دخل نہیں تھا۔ اور کچھ وہ آسمان سے نازل ہوئیں یا زمین سے پھوٹیں اور کچھ ایسی بھی تھیں جن میں بندوں کا بھی دخل تھا اور بندوں کو استعمال کیا گیا ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم

آئندہ کے زمانے کی ایک ایسی پیشگوئی

فرماتا ہے۔ جو بعینہٖ ان حالات پر پوری لگتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ایک کہنے والے کی زبان سے قرآن کریم یہ کہلواتا ہے۔ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ۔ کہ اے میری قوم میں تم پر ایک ایسے عذاب سے بھی ڈرتا ہوں جو تمہیں آئے گا جس کی شکل صورت یہ ہوگی کہ اہل وطن ایک دوسرے کو تمہارے خلاف مدد کے لئے پکاریں گے یوم التناد اس کو کہتے ہیں۔ جب شور پڑ جائے گا اور واویلا شروع ہو جائے

اور وہ لوگ جو پاکستان پنجاب کے دیہات سے خصوصاً واقف ہیں ان کو علم ہے خصوصاً جھنگ وغیرہ کے علاقے میں اگر بات کوئی چوری ہو جائے یا کوئی اور آفت پڑ جائے تو زمیندار چھتوں پر نکل جاتے ہیں اور واویلا شروع کر دیتے ہیں اور سارے ملک کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں ظالم کے خلاف۔ چنانچہ وہ آواز جہاں پہنچتی ہے پھر وہ آگے آواز میں پڑ جاتے ہیں پھر وہ اس سے آگے چل پڑتی ہے پھر وہ اس سے آگے چل پڑتی ہے اور جہاں جہاں وہ آواز پہنچتی ہے لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے ساتھ ... آہستہ آہستہ وہ دیکھتے دیکھتے اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ ایک مظلوم کی مدد کے لئے چلیں تو

اس کو کہتے ہیں یوم التناد

معلوم ہوتا ہے عرب بھی اسی دستور سے واقف تھے کیونکہ یہ محاورہ قرآن نے استعمال کیا ہے۔ تو ایسا واقعہ گذشتہ کسی قرآن کے زمانے میں تو کبھی نہیں آیا آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے کبھی کسی فرعون کے زمانے میں یہ واقعہ پیش نہیں آیا نہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں آیا ہے نہ اس کے بعد کسی اور تاریخ میں کہیں یہ ذکر ملتا ہے۔ اور یہ بھی یہ مستقبل کا صیغہ معلوم ہوا اور قرآن کی بات تو لازماً پوری ہونی ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ اور تناد کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو ظالم کے خلاف دوسری قوموں کو اپنی مدد کے لئے پکارا جائے گا۔ یہ تو بہت ہی خوف ناک منظر ہے۔ اس لئے تمہیں قرآن پر یقین ہو یا نہ ہو تم خدا کی تقدیر کے قائل ہو یا نہ ہو

جماعت احمدیہ تو خدا کی ہستی پر اس طرح یقین رکھتی ہے

کہ دن کے سورج پر اس سے کم یقین رکھتی ہے اور اپنے وجود پر اس طرح سے کم یقین رکھتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی قابل یقین قابل ایمان ہستی ہے تو صرف خدائے واحد و لاشریک ہے احد ہے ہر وہ دوسری چیز جو ایمان کے لائق ہے وہ اس کے واسطے سے ایمان کے لائق ہے۔ وہ ایک ہے واحد ہے لاشریک ہے احد ہے اور فعال لما یرید ہے اور قہار ہے اور غیور ہے۔ اور منتقم ہے۔ ہم ایک ایسے زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ جس کے مقابل پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔ اس لئے تم نے آواز کو سنا یا نہ سنا ہم نے آواز کو لازماً تمہیں پہنچانا ہے کہ

خدا کی اس تقدیر سے ڈرو

جبکہ زمین پر تمہارے خلاف تناد کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور سارا ملک ایک دوسرے کو تمہارے ظلم اور جبر کے خلاف آوازیں دینے لگے گا اور ان ظالم کو جکڑنا مجبور کر کے رکھ دو۔ ان کو ملیامیٹ کر کے رکھ دو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو قومیں دوسری قوموں کو اپنی طرف بلائیں یہ تقدیر الٰہی تو لازماً پوری ہو کر رہے گی۔ آج نہیں تو کل تم اس کا نمونہ دیکھو گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں دیر تو ہے اندھیر کوئی نہیں وہ ڈھیل تو دیا کرتا ہے مگر جب اس کی پکڑ آیا کرتی ہے تو لات حین مناص کی کیفیت ہو جایا کرتی ہے کوئی جگہ نہیں رہتی ایسا کامل گھیرا پڑ جاتا ہے کہ سوائے شرمندگی اور ندامت کے اور کچھ بھی ہاتھ میں نہیں رہتا کہ قبضہ قدرت میں نہیں ہوتا اس وقت وہ یاد کرتا ہے کہ کاش میں اس سے پہلے اسی دائرے سے باہر نکل چکا ہوتا مگر نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں ہوتی لیکن افسوس ہے ان قوموں پر جو ایسے وقت تک انتظار کریں کہ جب خدا کی تقدیر ایسی خوفناک مرحلے پر ہو کہ ان مہربانیوں کے ساتھ قبول ہی نہ ہو خدا کی ناراضگی کا عذاب ٹوٹ پڑے۔

ہمیں دعا کرنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستانی وطن کو اور ہمارے پیارے وطن کو ان شریر معاندین اور مظالم سے نجات بخشے کیونکہ جیسا کہ میں نے بارہا یہ کہا ہے ہماری ایک حیثیت تو عالمی ہے یعنی ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں ایک عالمی دین رکھتے ہیں ایک عالمی وطن رکھتے ہیں۔ لیکن مختلف حیثیتیں انسان کی ... (باقی ...)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے

بابرکت دورۂ ہالینڈ، مغربی جرمنی اور فرانس کی مختصر رُوئیداد

ہر جگہ شایانِ شان استقبال ● مجالس علم و عرفان کا انعقاد ● جماعتی سرگرمیوں میں توسیع کے امکانات کا جائزہ ● سعید روحوں کا قبول حق۔

دورۂ ہالینڈ

رپورٹ مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ مقیم ہالینڈ

مورخہ ۱۲؍ دسمبر شام سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ریع قافلہ ہالینڈ کی بندرگاہ HOOK VAN HOLLAND تشریف لائے جہاں حضور کی پیشوائی کے لئے مکرم عبدالنور قریشی صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم عبدالحمید خان صاحب درفیدن مورلوس سیکرٹری خاکسار حامد کریم اور جماعت احمدیہ ہالینڈ کے بہت سے احباب موجود تھے جوں ہی حضور کار سے باہر تشریف لائے تمام احباب نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ حضور نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا وہاں سے قافلہ قریباً آٹھ بجے رات بخیریت "مسجد مبارک" دی ھیگ پہنچا۔

استقبال

احباب جماعت نے مسجد کے باہر قطار در قطار کھڑے ہو کر حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا حضور نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ مسجد کے بڑے ہال میں ممبرات لجنہ اماء اللہ اور بچے حضرت بیگم صاحبہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بچوں نے گلدستے پیش کئے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت حاصل کی۔

نماز مغرب و عشاء اور مجلس عرفان

نماز مغرب و عشاء حضور نے باجماعت پڑھائیں۔ ازاں بعد حضور نے احباب سے ان کی ضرورت دریافت کی اور مختلف امور کے متعلق ارشادات فرمائے۔ حضور نے ڈچ احمدی بھائیوں کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ کل مختلف اسٹیشن ریلوے UTRECH, HARLM, ZIEST شہروں کے متعلق باہمی مشوروں سے حضور نے پتہ کرنے کے لئے فرمایا۔ (sic — زمین کے متعلق جگہ اطلاع کریں)

زمین کے متعلق جگہ اطلاع کریں۔

UTRECH, HARLM, ZIEST

شہروں کے متعلق باہمی مشوروں سے حضور نے پتہ کرنے کے لئے فرمایا۔

تبلیغی مساعی کو تیز کرنے کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ذاتی تعلقات کو بڑھائیں ڈچ لٹریچر تیار کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی مبلغ بن جائے۔ تبلیغ کے مختلف پہلوؤں کے متعلق مختلف احباب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے انگلستان کی سسٹر سطلی سعید خان صاحبہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی اور جماعت احمدیہ انگلستان کی خوشکن مساعی کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ آخر پر حضور نے نمازوں کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ قریباً ۱/۲ ۹ بجے یہ مجلس علم و عرفان برخواست ہوئی۔

نماز جمعہ اور خطبہ

مورخہ ۱۸/۱۲ کو حضور انور نے مسجد مبارک دی ہیگ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا (حضور انور کے اس خطبہ کا مکمل متن بدر کے گزشتہ شمارہ میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔ ایڈیٹر)

مجلس عرفان

اسی روز نماز مغرب پڑھانے کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما رہے اور ڈچ احمدی احباب سے مشن ہاؤس کے لئے جگہوں کے بارہ میں دریافت کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ مسجد اب بہت چھوٹی ہو گئی ہے اس کو وسیع کرنا چاہئے۔ اور ایک نئے مشن ہاؤس کے لئے ایک بڑا پلاٹ کسی اچھے علاقے میں جہاں ٹرانسپورٹ وغیرہ کی سہولت ہو خریدنا چاہیئے۔ تا اس سنٹر میں چھٹیوں میں بچوں اور عورتوں کی کلاسیں منعقد کی جا سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ خالی پلاٹ کی کوشش کریں اگر ساتھ عمارت بھی مل جائے تو بہتر ہوگا ایک مہینہ کے اندر اندر حضور کو رپورٹ پیش کریں۔ حضور نے اپنا ایک خواب کا ذکر فرمایا کہ چار آدمی ہیں اور ہر ایک کا نام بشیر تھا۔ ان مبشر مجموں کا ایک دن اور چار شادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس موقعہ پر بعض احباب نے مختلف سوالات کئے اور حضور نے بڑی تفصیل سے ان کا جواب ارشاد فرمایا۔

ایک ترک نوجوان کی بیعت

ایک ترک مسلمان نوجوان جو ایک عرصہ سے مکرم عبدالنور شفر حاشر صاحب کے زیر تبلیغ تھے نے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے درخواست کی حضور نے اس کی بیعت لی اس موقعہ پر جو موجود تمام احباب نے بھی حصہ لیا آخر میں حضور نے دعا کروائی۔ اس سعید الفطرت نوجوان کی استقامت اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے مجلس عرفان کے اختتام پر حضور نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

انفرادی ملاقاتیں

مورخہ ۱۹/۱۲ کو حضور پونے گیارہ بجے تشریف لائے اور ساتھ ہی سب سے پہلے مسجد کو وسیع کرنے کے بارہ میں مشورہ کی غرض سے ایک آرکیٹیکٹ جس نے ایک نقشہ بنایا تھا سے ملاقات فرمائی اور تفصیل سے اس کے ساتھ مشورہ فرمایا۔ ازاں بعد حضور نے احباب کی خواہش پر انفرادی ملاقاتیں فرمائیں۔ ہر دوست کو حضور نے قیمتی مشوروں اور دعاؤں سے نوازا بعض احباب کی درخواست پر حضور نے تصاویر بھی لینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ملاقات کے سلسلہ ظہر کی نماز تک قائم رہا۔ بعد میں نماز ظہر ادا کی گئی ۱/۲ ۲ بجے حضور دوبارہ مسجد میں تشریف لائے عصر کی نماز کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا وقت تھا جو مغرب کی نماز تک جاری رہیں۔ حضور نے قریباً بیس افراد سے ملاقاتیں فرمائیں۔ حضور کی ملاقات کے لئے بیلجیم اور جرمنی سے بھی احباب آئے جن کی رہائش اور طعام کا انتظام کیا گیا۔

مجلس عرفان

مغرب کی نماز کے بعد مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضور نے احباب کے سوالات کے جوابات بڑی تفصیل سے ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس قریباً ۲ گھنٹے جاری رہی پونے آٹھ بجے حضور نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

بیعتیں

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک غیر مبائع سورینامی فیملی جس کے سربراہ مکرم عبدالجبار رمضان صاحب ہیں کی درخواست پر ان کی فیملی سمیت بیعت لی۔ یہ فیملی اور چھ کل آٹھ افراد ہیں تمام دوسرے احباب بھی بیعت میں شامل ہوئے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔

مغربی جرمنی کیلئے روانگی

مورخہ ۲۰/۱۲ کو صبح ۹ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی جرمنی کے شہر ہمبرگ تشریف لے جانے کے لئے مسجد کے باہر دعا کے بعد سفر کا آغاز فرمایا مغربی جرمنی کے بارڈر HAMBURG تک حضور کی مشایعت کا شرف بعض احباب کو حاصل ہوا بارڈر پہنچ کر حضور نے تمام خدام کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ دوسری طرف جرمنی کے احباب پیشوائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

دورۂ مغربی جرمنی

رپورٹ مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ کولن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰/۱۲/۸۷ ہالینڈ سے مغربی جرمنی تشریف لائے استقبال کے لئے مبلغین سلسلہ اور چند احباب جماعت احمدیہ مغربی جرمنی بارڈر پر موجود تھے جنہیں حضور اقدس نے شرف مصافحہ و معانقہ سے نوازا۔ اس موقعہ پر حضور اقدس نے دریافت فرمایا کہ کیا جرمنی کی یکصد بیعتوں کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے؟ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مشنری انچارج مغربی جرمنی کے عرض کرنے پر کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹارگٹ

پورا ہو جاتا ۔ پر حضور نے انتہائی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ میرے لئے بہت عمدہ تحفہ ہے"۔

ہمبرگ میں استقبال

حضور کا قافلہ کاروں کے ذریعہ شام پانچ بجے مسجد احمدیہ ہمبرگ کے علاقے میں پہنچا جہاں موجود احباب جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا جذبۂ شوق و محبت دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اھلًا و سھلًا و مرحبا اور استقبالیہ نعروں کے ذریعہ دیر سے دبے ہوئے جذبات عشق و محبت ابل پڑے ہر کوئی ایک نظر اپنے روحانی آقا کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھا۔

مجالس عرفان کا انعقاد

ہمبرگ (۱۶؍دسمبر کی شام تا ۱۸؍دسمبر کی صبح) کے دوران روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء حضور اقدس مجلس عرفان میں تشریف فرما رہے۔ اس موقعہ پر احباب و خواتین کے کئی سوالات کے حضور نے جوابات ارشاد فرمائے۔ خواتین کے لئے ایک الگ خیمہ تھا جس میں شدید برف باری اور سردی کے باوجود مجلس علم و عرفان کے تمام اوقات میں خواتین موجود رہیں جرمن اور پاکستانی احمدیوں کے علاوہ غیر مسلم مرد اور خواتین بھی مجالس عرفان میں شریک ہوتے رہے۔ مکرم شیخ ناصر احمد بشیر صاحب جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۷؍دسمبر کا روز صبح نو بجے سے شام چھ بجے تک نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے ساتھ ملاقاتوں گذرا۔ اس موقعہ پر علاقہ ہمبرگ کی اندازاً ۳۰ پاکستانی اور جرمنی فیملیز اور یک صد احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس موقعہ پر مجلس عرفان کی کاروائی بذریعہ ٹیلیویژن مسجد سے خواتین کے خیمہ میں پہنچ رہی تھی۔ نیز خواتین کے لئے سوالات کرنے کا بھی انتظام موجود تھا۔ شدید سردی کے پیش نظر خیمۂ خواتین میں Heating کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی کثرت کے پیش نظر مسجد احمدیہ ہمبرگ ناکافی ہو چکی ہے۔ مجلس عرفان کے دوران حضور اقدس نے نئی جگہ خریدنے کے سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل فرمائی تا فوری طور پر مناسب جگہیں تلاش کر کے رپورٹ پیش کی جا سکے۔

حضور اقدس نے دو فرانسیسی احمدی خواتین کو فرانسیسی زبان میں لٹریچر کے ترجمہ کے سلسلہ میں ہدایت دیں۔ نیز بطور جائزہ انہیں ارشاد فرمایا کہ فوری طور پر بعض حصوں کا ترجمہ تیار کر کے حضور کو بھجوایا جائے۔ جو حضور کے قیام فرینکفرٹ کے دوران ہی حضور کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔

فرانکفورٹ میں استقبال

ہمبرگ سے حضور کی بذریعہ کار قافلہ کے ہمراہ بتاریخ ۱۸؍دسمبر شام قریباً ۴ بجے مسجد نور فرانکفورٹ میں تشریف آوری ہوئی۔ اراکین نیشنل مجلس عاملہ و مبلغین سلسلہ نے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر مغربی جرمنی کی معیت میں مسجد کے سامنے کھلی جگہ میں اپنے پیارے امام کا استقبال کیا جنہیں حضور اقدس نے شرف مصافحہ و معانقہ بھی بخشا۔

مسجد کے عقب میں جملہ احباب جماعت استقبال و زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے خیمہ میں صف وار چشم براہ تھے جونہی حضور اقدس خیمہ کے اندر تشریف لائے فضا اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی حضور اقدس نے اس موقعہ پر جملہ احباب جماعت کو فرداً فرداً شرف مصافحہ سے نوازا۔

مجالس عرفان

ہر روز نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور اقدس مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوتے۔ جرمنی کے مختلف علاقوں اور نیز الگ بیرون سے آئے ہوئے احمدی احباب کی ایک کثیر تعداد مسجد نور میں موجود ہوتی تھی جو اسلام و احمدیت کے بارے میں اہم سوالات کر کے اپنی غلط فہمیوں کا ازالہ پاتی رہی۔ خواتین کیلئے مسجد نور کے عقب میں ایک بہت بڑا خیمہ نصب کیا گیا تھا جس میں Heating کا انتظام تھا۔ مجلس عرفان کی کاروائی بذریعہ ٹیلی ویژن مسجد سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی رہی نیز خواتین بھی مجلسِ عرفان میں سوالات دریافت کرتی رہیں۔ مجلس عرفان کی کاروائی کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

بیعتیں

حضور کے دورہ کے دوران آٹھ افراد پر مشتمل ایک عرب لبنانی فیملی نے ۲۱؍دسمبر کو مجلس عرفان کے بعد دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس سے ایک روز قبل حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ خدا کے فضل سے کل یہ لبنانی دوست بیعت کر لیں گے اس کا ان لبنانی دوست کو علم نہیں تھا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ علاوہ ازیں ایک اور لبنانی عرب بھی ۲۰؍دسمبر کو دستی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوا احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان میں اس قدر ترقی کر رہے ہیں کہ بے پناہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نیز اس موقعہ پر بنگلہ دیش اور پاکستان کے بعض ان افراد نے بھی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا جو گذشتہ دوران سال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو چکے تھے۔ (۱۹۸۴ء کی بیعتوں کی کل تعداد خدا کے فضل سے ۴۱۹ ہو چکی ہے)۔

یورپین سنٹر کے قیام کے سلسلہ میں ننن سپیگل (؟) کا بنفس نفیس معائنہ فرمانے کے علاوہ حضور اقدس نے اپنے دورہ کے دوران مغربی جرمنی میں دو نئے مشنز علاقہ کولون اور علاقہ میونخ میں کھولنے کے سلسلہ میں بھی ہدایات دیں اور ان مشنز میں مبلغین سلسلہ کا تقرر فرمایا۔ اسی طرح ان مشنز کے لئے عمارات کی فوری خرید کے سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازا۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقات

احمدی احباب کی بے پناہ کثرت کے پیش نظر مسجد نور میں جملہ افراد کی ملاقات کا اہتمام ناممکن نظر آتا تھا۔ اس امر کے پیش نظر شہر کے نہایت شاندار ہوٹل Steigenberger میں انفرادی و اجتماعی ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں آٹھ سو نائٹ سے زائد احباب جماعت و غیر از جماعت پاکستانی و غیر پاکستانی مرد اور تین سو سے زائد مستورات شامل ہوئے۔ حضور اقدس نے مردوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور مستورات کے حصے میں بنفس نفیس تشریف لے جا کر انہیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ فرمایا۔ ازاں بعد رات ساڑھے دس بجے تک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور اقدس نے نہایت اہم سوالات کے ایمان افروز جوابات دیئے۔ مجلس عرفان کے بعد نیشنل مجلس عاملہ، مبلغین سلسلہ اور اراکین قافلہ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹوز میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اجتماعی ملاقات کے علاوہ ۲۲؍دسمبر کو اندازاً ایک سو تیس خاندانوں اور تقریباً دو صد پچاس افراد نے اجتماعی اور انفرادی شکل میں حضور اقدس سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

۲۰؍دسمبر جمعرات کا روز غیر از جماعت جرمن و غیر پاکستانی احباب کے لئے مخصوص تھا، اس ملاقات کے لئے مسجد نور میں انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مجلس نہایت کامیاب رہی۔ عرب اور بعض دوسرے مسلمان ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض افراد اور جرمن احباب و خواتین نے نہایت دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے مختلف سوالات دریافت کئے جن کے نہایت عمدہ جوابات پا کر وہ بے حد مطمئن اور مشکور ہوئے۔ ترجمانی کے فرائض مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے ادا کئے۔

جمعۃ المبارک

۲۱؍دسمبر کا روز جمعۃ المبارک تھا۔ جرمنی کے ہر خطہ سے احمدی احباب دیوانہ وار کھینچے چلے آ رہے تھے۔ چنانچہ مسجد کا احاطہ اس اجتماع کے لئے ناکافی تھی جس کی وجہ سے مسجد بیرونی علاقہ میں بھی بہت دور تک صفیں بنا کر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ چونکہ ۲۴؍دسمبر کو حضور اقدس کی سوئٹزرلینڈ کے لئے روانگی تھی اس لئے ۲۳؍دسمبر کو مجلس عرفان کے بعد حضور اقدس نے اجتماعی دعا کروائی اور ۲۴؍دسمبر صبح دس بجے حضور اقدس سوئٹزرلینڈ کے لئے روانہ ہوئے روانگی سے قبل حضور اقدس نے جملہ حاضرین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ احباب جماعت نے اپنے آقا کو خدا حافظ کہا۔

(بشکریہ "اخبار احمدیہ" مغربی جرمنی جنوری، فروری ۱۹۸۵ء)

دورہ فرانس

رپورٹ مکرم صالح محمد خان صاحب مبلغ انچارج فرانس

استقبال

حضور کا قافلہ ۲۷؍دسمبر کو دوپہر کے وقت پیرس پہنچا۔ استقبال کے لئے خاکسار صالح محمد خان صاحب مبلغ انچارج کے علاوہ نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کے نمائندہ کے طور پر جماعت لِل فرانس (LILLE) کے پریذیڈنٹ مکرم شمس تیجو صاحب مکرم بشیر احمد اعوان صاحب اور مکرم عبدالواحد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پیرس سے ۲۰ کلو میٹر باہر ہی موجود تھے حضور نے ازراہِ شفقت اپنی کار سے باہر تشریف لا کر اپنے ان خدام کو شرف مصافحہ بخشا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ ۲ بجے مجوزہ قیام گاہ پر پہنچا معاً بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں استقبال کے لئے موجود احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے لئے نماز گاہ میں تشریف لائے یہ کمرہ مختلف استقبالیہ بینرز پر مشتمل خوشنما قطعات سے آراستہ کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر حضور نے پڑھائی

باجماعت پڑھائی۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد حضور اجاب جماعت میں رونق افروز ہوئے جملہ حاضرین سے فرداً فرداً تعارف کیا۔ اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

خطبہ جمعہ

مورخہ ۲۸؍۱۲ کو نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور نے بعض احباب کے ساتھ صبح کی سیر کو تشریف لے گئے ناشتہ کے بعد ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ نماز جمعہ سے قبل حضور انور نے ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت جلالی اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس نے حاضرین کے دلوں میں تبلیغ اسلام و اشاعت اسلام کا ایک نیا ولولہ پیدا کر دیا

مشن ہاؤس کا معائنہ

فرانس میں مشن ہاؤس کے لئے خریدکردہ نئی عمارت کا معائنہ فرمانے کے لئے حضور چار بجے تشریف لائے۔ عمارت کا تفصیلی مشاہدہ فرمانے کے بعد حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور پھر یہاں سے واپس ہوٹل میں تشریف لائے۔ ملاقاتوں کا پروگرام آج اگلے روز یعنی ہفتہ کے دن تھا لیکن چند خاندان جو نماز جمعہ کے لئے شہر سے آئے تھے اگلے روز دوبارہ حاضر نہ ہو سکتے تھے۔ لہٰذا حضور نے ملاقات کے لئے ان کی درخواست کو منظور فرمایا اور نماز مغرب سے قبل انہیں ملاقات کا موقعہ بہم پہنچایا۔

مجالس علم و عرفان

جمعہ اور ہفتہ کی شام کو نماز مغرب کے بعد حضور انور حاضرین کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمانے کے لئے رونق افروز ہوئے۔ فرانس میں مشن اور جماعت کا قیام نیا ہونے کے باعث احباب نے انتظامی سوالات کے علاوہ علمی، تبلیغی اور تربیتی نکتہ نظر سے بھی سوالات پوچھے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی چند تحریری سوالات بھجوائے گئے تھے موقعہ اور حضور کے ارشاد فرمودہ جوابات کا خلاصہ خاکسار نے بزبان فرانسیسی [illegible] کے ساتھ پیش کیا۔ خطبہ جمعہ و مجالس عرفان کی کارروائی خواتین کے لئے براہ راست ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۹؍ دسمبر کو [illegible] حضور کی [illegible] کے ساتھ جماعت میں تشریف لائے اس کے علاوہ باقی وقت حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے میں صرف کیا۔

ملاقاتیں

[illegible] ۲۹؍ دسمبر دوپہر [illegible] کا وقت رکھا گیا تھا

پہلے فیملیز کی ملاقاتیں تھیں علیحدہ علیحدہ خاندانوں نے ملاقات کی اور پھر فرداً فرداً افراد کو حضور سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ حضور سے ملاقات اور ارشادات سے متمتع ہونے کے لئے بعض احباب فرانس کے دور دراز علاقہ سے سفر کر کے پہنچے بعض نے ۵ سو سے ہزار کلو میٹر کا سفر اختیار کیا۔

بیعت

اس موقعہ پر ایک نئی بیعت بھی ہوئی۔ ماریشس کے ایک نوجوان جو پیرس میں مقیم ہیں، مسٹر فاروق اسد اور بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے فبارک اللہ لنا۔ اسی موقعہ پر تمام حاضرین نے بھی تجدید عہد بیعت کا موقعہ پایا۔

عشائیہ

۲۹؍ دسمبر کی شام کو حضور نے جماعت فرانس کے ساتھ اجتماعی طور پر عشائیہ تناول فرمایا نہایت سادگی مگر سلیقے سے فرش ہی پر دسترخوان لگایا گیا تھا۔ جملہ حاضرین نے اپنے محبوب آقا کے اس پیار کے اظہار سے حصہ پایا۔ مسز نصرت عبد الاحد کی تیار کردہ ایک ڈش حضور نے بہت پسند فرمائی۔ گویا مجموعی طور پر کی یہ مجلس حاضرین میں سے ہر ایک کے لئے ایک حسین یاد بن کر دلوں میں تازہ رہے گی۔ عشائیہ کے بعد حضور نے کارکنان جماعت اور خدام احباب جماعت کے ساتھ فوٹو اتروانے کی درخواست منظور فرمائی۔

لیل (LILLE) جماعت کو شرف میزبان نوازی

— پیرس سے

۲۵۰ کلو میٹر شمال میں فرانس جماعت کی ایک برانچ بڑے مخلص احباب پر مشتمل ہے۔ حضور نے ایک رات ان علاقہ میں قیام فرمانا منظور فرمایا۔ چنانچہ مورخہ ۳۰؍ دسمبر کی صبح ۱۰ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لیل کے لئے روانہ ہوئے روانگی کا لمحہ ہر ایک کے لئے فرقت کا تھا [illegible] اسی قلبی کیفیت کے اظہار کے لئے جماعت نے حضور کی روانگی کے راستے پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نور اللہ مرقدہا کا فرمودہ یہ مصرعہ بینر پر لکھ کر آویزاں کیا ہے

"جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر"

پیرس سے روانہ ہو کر حضور کا قافلہ [illegible] بجے لیل کے ایک مرکز میں پہنچا۔ استقبال کے لئے خاکسار [illegible]

خان ادریہاں کی جماعت کے صدر مکرم شمس تجو صاحب ہوٹل کے سامنے موجود تھے نماز ظہر و عصر حضور نے باجماعت ادا فرمائی اور پھر دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ استراحت کے لئے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے یہاں کی جماعت کو شرف ضیافت بخشنے کے لئے حضور ایدہ شام مکرم شمس تجو صاحب کے مکان پر تشریف لائے احباب جماعت چشم براہ تھے حضور رات ۱۰ بجے تک احباب جماعت میں رونق افروز رہے۔

اس دوران حضور نے نماز مغرب و عشاء کے بعد احباب میں رونق افروز ہو کر مجلس عرفان سے احباب کو متمتع فرمایا۔ اتفاق سے سوال و جواب کے دوران مبشر خوابوں کا ذکر آ گیا ایک نوجوان مکرم مشتاق احمد صاحب نے اپنی ایک دو خوابیں بیان کر کے حضور سے تعبیر چاہی حضور نے فرمایا مبارک اور مبشر خوابیں ہیں۔ ازاں بعد فرنچ تبلیغی

لٹریچر کے سلسلہ میں حضور نے ہدایات دیں اور پروگرام عنایت فرمایا جس پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ جماعت کے حالات موجودہ کا اظہار کرتے ہوئے حضور نے اس دوران خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کے واقعات اور فتح النصر کے [illegible] کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے بیان فرمائے اور بتایا کہ کس طرح [illegible] اور ناصرات علاقہ میں بھی جماعت نے تنظیمی، تربیتی، مالی، تبلیغی نیز تربیتی کے میدان میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

یہاں بھی حضور نے فیملی جماعت کے ساتھ اور حضرت بیگم صاحبہ نے لجنہ کے ہمراہ اجتماعی طور پر رات کا کھانا تناول فرمایا۔ اور رات [illegible] بجے حضور واپس ہوٹل تشریف لائے۔ اگلے روز حضور [illegible] کے ذریعہ انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

دورہ سوئٹزرلینڈ

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کے نیوز بلیٹن نمبر ۲۳ کے ذریعہ بعد میں ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل و قافلہ مورخہ ۲۱؍۲ کو بوقت پانچ بجے شام سوئٹزرلینڈ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ محترم مشنری انچارج صاحب سوئٹزرلینڈ اور جماعت احمدیہ زیورچ کے بعض سرکردہ احباب نے زیورچ شہر سے باہر حضور کا پرجوش اور شایان شان استقبال کیا۔

اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ زیورچ میں مجلس علم و عرفان منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے مختلف سوالات کے بصیرت افروز جواب ارشاد فرمانے کے علاوہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تیز تر [illegible] متعلق اہم ہدایات سے بھی سرفراز فرمایا۔

اور مورخہ ۲۲؍۲ کو [illegible] بعد نماز مغرب [illegible] علم و عرفان منعقد ہوئی جس میں ترکی، افغانی اور پاکستانی بھائی بھی موجود تھے مجلس عرفان میں مختلف مذہبی اور علمی نوعیت کے سوالات پیش کئے گئے جن کے حضور انور نے نہایت جامع اور تسلی بخش جواب ارشاد فرمائے۔

بعد نماز عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک عشائیہ میں شرکت فرمائی جو مقامی جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۳؍۲ کو ٹھیک دس بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل و قافلہ زیورچ سے فرانس کے لئے روانہ ہوئے۔ افراد جماعت نے اپنے جان و دل سے محبوب آقا کو پرسوز دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ محترم مشنری انچارج صاحب سوئٹزرلینڈ کو زیورچ سے دس کلومیٹر باہر تک حضور پر نور کی مشایعت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ اول

[illegible] ملامت زدگی۔ دوسری طرف [illegible] اس بارہ میں خبر نشر کی [illegible] اخبارات میں یہ خبر بھی [illegible] مغرب میں حکومت پاکستان کی ان اسلام دشمن سرگرمیوں کی [illegible] جاری ہے۔ اخبارات میں [illegible] کا نام لیا جاتا ہے۔ خاک بھی سفارت خانے [illegible] خطوط کے علاوہ [illegible] کئی جا رہے ہیں [illegible] پارلیمنٹ [illegible] سامنے موثر مظاہرہ کیا گیا [illegible] تحفظ کے ساتھ احتجاجی مراحل پارلیمنٹ کو [illegible] کمیٹی کو دیا گیا۔ پانچ ہزار [illegible] کے علاوہ سفارتخانوں سے [illegible] معلوم [illegible] کی گئی۔ ریڈیو ناروے نے اس خبر کو نشر کیا الحمد للہ کہ [illegible] عالم میں حکومت پاکستان کی ان اسلام دشمن سرگرمیوں اور کلمہ طیبہ کے بے حرمتی کے خلاف [illegible] احتجاج کا سلسلہ برابر جاری ہے اور [illegible] پاکستان [illegible] نقاب ہوتا جا رہا ہے۔

کہتا ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

بلا تبصرہ

از سر نو ہر چند کہ یہ بہت ہی حوصلہ شکن انداز فکر ہے کہ کسی شئی یا گروہ کے متعلق ایک اٹل رائے قائم کرلی جائے مگر پھر بھی یہ تو پھر بھی کہ آزمائے ہوئے کو آزمانا حماقت ہے گذشتہ سالوں سے اب تک اگر کوئی شخص مختلف حیلے بہانے سے عوام کو ان کے جائز حق سے محروم کئے ہوئے ہے تو نتیجتاً اس کا ہر عمل مشکوک ہی قرار پائے گا۔

ایک طرف تو دل یہ چاہتا ہے کہ یہ انتخابی عمل خوش اسلوبی، دیانتداری اور خلوص نیت کے ساتھ اپنی انتہا کو پہنچے اور ریفرنڈم کی طرح کی بدعنوانیوں، بے ایمانیوں اور آلائشوں سے پاک رہے۔ اور دوسری طرف ایک مانوس سا دھڑکا لگا ہے کہ ان انتخابات میں من مانی کی ضرور جائے گی۔ مختلف لوگوں کو نمائندگی کا اہل قرار دینا محض اتفاقی یا مثبت فکر کا باعث نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں بھی ماضی کی طرح کوئی نہ کوئی ذاتی غرض و غایت ہوگی۔

ہمارے چند قارئین یہ سمجھتے ہیں کہ اس اخبار کی پالیسی کسی فرد واحد کے خلاف ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے ہم ہر اس گروہ اور اس فرد سے دور ہیں جو یہ سمجھتا ہے کہ پاکستانی عوام کے مقدر کا فیصلہ صرف اور صرف اُسے کرنا ہے۔ بھٹو کے دور میں بے شمار باتیں جمہوری اقدار کے منافی تھیں اور اس دور میں بھی ہیں لیکن فرق یہ تھا کہ اس دور میں "جمہوری عمل" کو مفقود نہیں کیا گیا تھا یعنی الیکشن کرانا یا نہ کرانا کسی فرد واحد کا اعجاز نہیں تھا بلکہ یہ ریت پڑ چکی تھی کہ الیکشن ہونگے اور ایک متعین وقت پر ہونگے اب صرف مسئلہ یہ تھا کہ اس الیکشن کا معیار کیسا ہوگا اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ جمہوریت کسی بھی ملک میں آناً فاناً نہیں آتی بلکہ یہ ایک طویل ارتقائی عمل ہے جس کے لئے ایک مدت درکار ہوتی ہے اور جوں جوں عوام کا سیاسی اور ملی شعور فروغ پاتا ہے وہ بہتر سے بہتر فیصلے کرنے کے اہل ہوتے ہیں اور یوں لائق سے لائق تر حکومتیں تشکیل پاتی ہیں لیکن اگر اس عمل کو درمیان میں منقطع کر دیا جائے تو از سر نو شروع کرنا پڑتا ہے۔

ہم اس حکومت وقت کی موافقت میں صرف اسی لئے نہیں ہیں کہ اس نے اس جمہوری عمل کو منقطع کرکے پاکستانی عوام کو ان کے جائز حق سے محروم کر دیا۔

اب ریفرنڈم کے بعد ہونے والی نوازشیں اور مختلف سیاسی لیڈروں کی بحالی یقیناً ایک مستحسن اقدام ہوسکتا ہے اگر اس کے پیچھے کوئی ذاتی غرض کار فرما نہیں۔ اس لئے جب تک یہ عمل اپنے اختتام کو نہ پہنچ جائے اس کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا محض محال ہی نہیں قبل از وقت بھی ہوگا ؎

سختی بھی عجب طور سے صیاد کرے ہے
نہ قید ہی رکھے ہے نہ آزاد کرے ہے

(پندرہ روزہ "آواز" کیلگری کینیڈا ۲۸ جنوری ۸۵ء)

ایک صلیب اور ہوئی در پئے "عیسیٰ" مدد ہے

پاکستان میں فوجی حکومت نے ریفرنڈم کرایا اور اس کے نتائج بھی اب تو سامنے آگئے ہیں۔ وہی ہوا جس کی توقع تھی یعنی :-

جیت بھی میری پٹ بھی میری ٹیاں میرے باپ کا۔

اگر اس ریفرنڈم میں پوچھے جانے والے سوال کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اگر لوگ بالفرض محال اپنی رائے کے اظہار میں اس سوال کا جواب نفی میں دیتے تو اس کا اثر ملک پر کیا پڑتا؟ اوّل تو حکومت کو یہ یقین تھا کہ اس سوال کا جواب کوئی نفی میں دے گا ہی نہیں اور اگر ایسا ہوا بھی تو کفر اور اسلام دشمنی کا نعرہ لگا کر اس رائے زنی کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ان حالات میں حکومت کا منشاء یہی تھا کہ ان کے "آمرانہ عزائم" کو جائز یا ناجائز طور پر عوامی منظوری کی سند مل جائے اسی لئے تو انہوں نے بائیکاٹ کرنے والوں اور مخالفت کرنے والوں کو سخت ترین سزا کی دھمکی دی تھی۔ ... وہ سند اُن کو مل گئی اور عنقریب ایک اور اسی قسم کا الیکشن

ہوگا جس میں عوامی نمائندوں کا چناؤ ہوگا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک غاصب حکومت اپنے آپ کو عوامی حکومت کہنے لگے گی۔ ملک کا کاروبار بُرا یا بھلا بہر حال حسب سابق چلنے لگے گا۔ اس موقع پر جو بات ہم لوگ بھول جاتے ہیں وہ یہ کہ اس عمل کے کیا اثرات مرتب ہونگے اور ان کا ردعمل کیا ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہم نے ۱۹۷۰ء سے پہلے کے سالوں میں نہیں سوچی اور جس کے نتیجے میں پاکستان دو ٹکڑے ہوا۔ ہم میں سے بیشتر تعداد ان لوگوں کی ہوگی جو اس وقت بھی فوجی حکومت اور نام نہاد جمہوریت کے حامی تھے اور انہوں نے نہیں سوچا تھا کہ مشرقی پاکستان "مکمل بیگانگی" TOTAL ALIENATION کی حد کو پہنچ چکا ہے اور صرف ایک ہلکا سا دھکا اس نام نہاد اکائی کو پارہ پارہ کر دے گا۔ آج اسی صورت حال سے دوچار ہمارا ایک اور صوبہ ہے جس کو صوبہ سندھ کہتے ہیں۔ آج اس خطۂ زمین کے سینے میں جو چنگاری سلگ رہی ہے اس کو صرف ایک ہوا کے منہ زور جھونکے کی ضرورت ہے اور پھر یہ چنگاری شعلہ بن کے باقی ماندہ پاکستان کو بھی بھسم کر دے گی۔

اس وقت ہمیں اپنی ذاتی پسند و ناپسند اور شخصی، ملی اور صوبائی تعصبات سے بالاتر ہو کر صرف اپنے وطن کی بقا اور سلامتی کے لئے کام کرنا ہے۔ ہم کو صرف یہ سوچنا چاہیئے کہ پاکستان کے لئے کون سی چیز بہتر ہے۔ مطلق العنانیت یا صحیح معنوں میں جمہوریت۔ اس کے علاوہ دوسری چیز یہ ہے کہ ہم اتنی دور بیٹھ کر اگر کوئی رائے قائم کر بھی لیں تو اس سے کیا فائدہ یا نقصان ہوسکتا ہے۔ تو اس بارے میں یہ عرض ہے کہ ایک EDUCATED رائے یا نکتۂ نظر سوز اولیوں سے رائے عامہ کو متاثر کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ایک مخلص اور محب وطن پاکستانی ہونے کے ناطے جو کچھ ہم سے ہوسکتا ہے وہ کریں اور اپنے احباب اور اعزا کو باخبر اور خبردار کریں تاکہ ایک صحیح حکومت کے قیام کی راہ استوار ہو سکے۔ کیونکہ پاکستان کے بقا کا دارو مدار اسی طرز زندگی پر ہے۔

(پندرہ روزہ "آواز" کیلگری۔ کینیڈا یکم جنوری ۸۵ء)

بقیہ خطبہ جمعہ ہوا کرتی ہیں ایک حیثیت پاکستانی احمدیوں کی پاکستانی کی بھی ہے اور پاکستان کا سب سے زیادہ سچا پیار اگر کسی کو ہے اہل وطن میں سے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ احمدی کو ہے۔ اس لئے فکر کریں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ مزید ظلم سے روک دے اور ایسے دن نہ دکھائے ہمیں کہ اُن کا ظلم پھر ساری قوم پر تاریکی بن کر ٹوٹ پڑے اور تاریکی کے اندر جو آفات کھول دی جاتی ہیں آسمان کی طرف سے ہر قسم کی بلائیں جو باہر نکل آیا کرتی ہیں اپنی کمین گاہوں سے وہ بلائیں اس قوم کو گھیر لیں اللہ ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب نہ فرمائے اور اگر وہ دن آئے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص تقدیر سے جماعت کو ہر آفت اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین :

بقیہ اخبار احمدیہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کی کامیاب سالانہ کانفرنس میں شمولیت اختیار فرمانے کے بعد کل مورخہ ۲۲/۲/۸۵ کو بخیر و عافیت واپس مرکز سلسلہ میں تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا مع بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

مورخہ ۷/۲/۸۵ کو گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے تیرہویں سالانہ کانووکیشن میں مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کو ایم اے (اردو) کے فائنل امتحان میں ۵۹۵/۸۰۰ نمبر حاصل کرکے فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے پر چانسلر و گورنر پنجاب عزت مآب کے۔ ٹی۔ ستارہ والا نے موصوفہ کو میرٹ سرٹیفکیٹ کے ساتھ طلائی تمغہ عطا فرمایا اس خوشی میں مکرم نصیر احمد صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے موصوفہ کی اس کامیابی کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا موجب ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

تقریر جلسہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

قسط سوئم (آخری)

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء

غیرتِ رسولؐ کے بعض ایمان افروز واقعات

(۱) ایک غیر مسلم طبقہ نے لاہور میں جلسہ منعقد کرنا تھا۔ اصرار پر حضورؑ نے بھی ایک مضمون محاسنِ اسلام کے بارے رقم فرمایا اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو جو بعد میں آپؑ کے پہلے جانشین بنے بعض افراد کے ساتھ اس جلسہ میں بھجوایا۔

جلسہ کرنے والوں کا وعدہ تھا کہ کوئی بات خلافِ تہذیب اور دلآزار نہیں بیان ہوگی لیکن جلسہ منعقد کرنے والوں کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اُگلا اور گند اُچھالا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمدی وفد کے واپس آنے پر اس کا علم ہوا تو حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور دیگر احمدیوں پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہؐ کو برا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے اور کیوں نہ فوراً اُٹھ کر چلے آئے۔ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ قرآن مجید کی مومنوں کو ہدایت یہ ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار دلآزار رنگ میں کیا جاتا ہے اور ان پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تا وقتیکہ یہ لوگ کسی اور بات میں لگ جائیں۔

(سیرۃ المہدی)

(۲) ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی نے جو کامیاب لیکچرار اور پادری تھا امریکہ میں شہرت پائی اور اس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک فرقہ قائم کیا۔ اُس نے ایک شہر کی بنیاد رکھی۔ اس کی ترقی اس بات سے ظاہر ہے کہ اسے نئے سال کے شروع میں تحفہ کے طور پر دس لاکھ ڈالر ملنے لگے۔ اور اس نے اپنی ترقی دیکھ کر کہا کہ ہم بیس سال کے عرصہ میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے۔ اس کے دل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سخت بغض تھا وہ گندے الفاظ سے آپ کو یاد کرتا تھا۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زبردست غیرت پیدا ہوئی اور آپؑ نے ایک اشتہار میں لکھا کہ ڈاکٹر ڈوئی کہتا ہے کہ وہ خدا یسوع مسیح کا رسول ہے اور یسوع مسیح نے اُسے خبر دی ہے کہ تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن کروڑوں مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی کیا حاجت ہے۔ ایک آسان طریق ہے فیصلہ ہو جائیگا کہ کس کا خدا سچا ہے۔ وہ یہ کہ وہ دُعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ اور یہ دُعا چھاپ کر مجھے بھیج دے۔ میں بھی یہی دُعا کروں گا۔ اس طرح سارے امریکہ کے لئے ایک نشان ظاہر ہو جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو۔ حضورؑ نے جواب کے لئے تین ماہ کی مہلت دی۔ لیکن ڈوئی نے کوئی جواب نہ دیا لیکن بد زبانی میں بڑھتا گیا۔

تب حضورؑ نے امریکہ کے مشہور اخبارات میں اپنا مضمون دُعا کے چیلنج کا بھجوایا۔ اگرچہ ایڈیٹر عیسائی اور اسلام کے مخالف تھے لیکن اس جوش کے ساتھ اتنی کثرت سے آپ کے مضمون کی اشاعت کی کہ امریکہ اور یورپ میں اس کی دھوم مچ گئی۔ اٹھائیس اخبارات تو حضورؑ کے پاس بھی پہنچ گئے۔ بعض نے حضورؑ کی تصویر اور بعض نے قبر مسیح کی تصویر چھاپی۔ ایک اخبار نے حضورؑ کے پیش کردہ طریق فیصلہ کو معقول اور منصفانہ قرار دیا۔ ایک اخبار نے یہ ریویو کیا کہ ممکن ہے ڈوئی شرائط میں کچھ تبدیلی چاہے۔ تب اس کی درخواست یہ ہوگی کہ بجائے دُعا کے مقابلہ گالیوں کا ہو۔ کہ جو دوسرے کو زیادہ گالیاں دے سکے وہی کامیاب سمجھا جائے۔

ڈوئی نہ کھل کر سامنے آتا نہ بد زبانی سے باز آتا تھا۔ اس لئے حضورؑ نے ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو ایک اور انگریزی اشتہار چھاپ کر بھجوایا۔ جس میں تحریر کیا کہ

"مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتہً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دُکھ کے ساتھ اس دُنیائے فانی کو چھوڑ دیگا؟"

نیز اس میں تحریر کیا کہ میں اسے سات ماہ کی مزید مہلت دیتا ہوں۔ اگر اُس نے میری تجویز کو قبول کرنے کا اشتہار دیدیا تو جلد تر دُنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ میری عمر ستر برس اور اس کی پچاس برس ہے۔ اس بد دُعا کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین خدا اس کا فیصلہ کرے گا۔ یہ یقین کرو کہ اس کے آباد کردہ شہر پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔

حضورؑ کے اس مضمون کا بھی امریکہ کے اخبارات میں عام چرچا ہوا۔ ڈوئی مقابلہ میں آگیا۔ اس نے اپنے اخبار میں لکھا کہ

"لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔ مگر میں ان کو موقع دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دُور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں"

پھر اس نے حضورؑ کو (نعوذ باللہ) بیوقوف، محمدی مسیح، دیوانہ اور جاہل کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے یوں پکڑا کہ ایک اخبار نے اس کے اپنے تحریر کئے ہوئے سات خطوط شائع کئے جو اُس نے اپنے باپ کو اپنی ناجائز پیدائش کے بارے میں لکھے تھے۔ اس کا چرچا ہونے پر اُس نے خود اعلان کر دیا۔ کہ وہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے اس کے نام کے ساتھ ڈوئی کا لفظ ہرگز نہ لکھا جائے۔

پھر اس کو شدید فالج ہوا اور تھوڑا عرصہ بعد دوبارہ فالج کا حملہ ہوا تو وہ اپنے آباد کردہ شہر سے ایک اور مقام پر چلا گیا۔ اس وقت اس کے ماننے والوں کو تحقیقات سے پتہ چلا کہ وہ بہت بدچلن شخص ہے۔ وہ دوسروں کو شراب سے منع کرتا تھا اور خود گھر میں شراب پیتا تھا۔ گھر میں شراب نکلی۔ پچاسی لاکھ روپیہ کی اس کی بددیانتی ثابت ہوئی۔ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ اُس نے خوبصورت لڑکیوں کو دیدیا تھا۔ چنانچہ اس کے مریدوں نے کسی اور کو اپنا لیڈر بنا لیا۔ اور اس کی منافقت۔ جھوٹ۔ فضول خرچیوں اور ظلم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا۔ اور دخل اندازی کی صورت میں اس کے رازوں کا پردہ چاک کرنے اور قانونی چارہ جوئی کرنے کی اسے دھمکی دی۔

ڈوئی نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اس میں بھی اسے کامیابی نہ ہوئی۔ اور جب وہ اپنے شہر میں واپس آیا جہاں ہزاروں آدمی اس کے ادنیٰ اشارے پر چلا کرتے تھے تو کسی ایک شخص نے بھی اس کا استقبال نہیں کیا۔ وہ ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا۔ اس کے حبشی ملازم اُسے اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے خلاف اس کے شہر میں بغاوت ہو گئی۔ اور اس پر غبن وغیرہ کا الزام لگایا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے لڑکے کی رضامندی سے اسے الگ کر دیا گیا۔ اس کا پاگل ہو جانا بالکل ظاہر بات تھی۔ فالج کے حملہ سے وہ ۱۹۰۷ء میں مر گیا۔

سو حضورؑ کے یہ الفاظ عبرتناک رنگ میں پورے ہو گئے کہ

"وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دُنیائے فانی کو چھوڑ دے گا"

اب یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ اس کے شہر زائن میں (مطابق بدر ۔۔۔ دسمبر ۱۹۸۴ء) ڈوئی کی اولاد بھی اس کے حالات سے واقف نہیں گویا اس سے بے تعلق ہے۔ اور جماعت احمدیہ وہاں قائم ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لحاظ سے اس تاریخی مقام پر تین لاکھ روپیہ جو چند احباب نے فوراً پیش کر دیا ہے

جماعت احمدیہ کے مرکز کے طور پر ایک عمارت خریدی جا رہی ہے۔

حضور کا گہرا عشق

حضور علیہ السلام کو کس قدر گہرا عشق ہے جس کا آپؑ کی اس تحریر سے اندازہ ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام آئینہ کمالاتِ اسلام میں تحریر فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں۔ اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو ہمارے رسولِ پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں۔ میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ اے میرے آسمانی آقا! تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش۔"

(۲) ۔۔۔ سر سید احمد خاں صاحب کے ۔۔۔ قبولیتِ دعا کے بارے میں عقیدہ ۔۔۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔۔۔ کے ذکر میں تحریر فرماتے ہیں

"جس قدر ہزاروں معجزات ۔۔۔ ظہور میں آئے ہیں یا ۔۔۔ باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا
تبلیغی اور تربیتی دورۂ اُڑیسہ

(رپورٹ ۔۔۔)

مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب قائد علاقائی اُڑیسہ و مکرمہ بشیریں باسط صاحبہ صدر علاقائی لجنہ

جماعتہائے احمدیہ صوبہ اُڑیسہ کی ہرسہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں شمولیت کی غرض سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان مورخہ ۷-۲-۸۵ کی صبح ۹ ۱/۲ بجے انڈین ایرلائینز کی پرواز سے بھبنیشور تشریف لائے۔ ائیر پورٹ پر موجود احباب و مستورات نے آپ کا شایانِ شان استقبال کیا۔ حسبِ سابق اس مرتبہ بھی اُڑیسہ میں آپ کا قیام صوبائی حکومت کے مہمان خصوصی کے طور پر رہا۔ حکومت کی طرف سے بھبنیشور کے سرکاری گیسٹ ہاؤس میں آپ کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کئے جانے کے ساتھ ساتھ سرکاری گاڑی بھی مہیا کی گئی۔

حسبِ پروگرام محترم حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ مورخہ ۷-۲-۸۵ کی شام کو بوقت چار بجے بذریعہ کار بھبنیشور سے کٹک تشریف لے گئے۔ یہاں دار التبلیغ میں احباب جماعت نے محترم حضرت میاں صاحب سے اور مستورات نے محترمہ آپا جان صاحبہ سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء دار التبلیغ میں ہی محترم حضرت میاں صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جب کہ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کی ایک علیحدہ میٹنگ ہوئی۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہر دو بزرگان واپس بھبنیشور تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸-۲-۸۵ کو محترم حضرت میاں صاحب نے مسجد احمدیہ بھبنیشور میں نماز جمعہ سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور نماز پڑھائی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی صدارت میں مستورات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

پروگرام کے مطابق شام ۴ ۱/۲ بجے محترم حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ بھبنیشور سے روانہ ہو کر رات قریباً ۷ ۱/۲ بجے پینکال پہنچے۔ ٹھیک آٹھ بجے شب محترم حضرت میاں صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کے نچلے حصہ میں مردوں کا اور مسجد کے بالائی حصہ میں محترمہ آپا جان صاحبہ کی زیر صدارت مستورات کے تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ رات کو آپ کا قیام مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پینکال کے مکان پر رہا۔

مورخہ ۹-۲-۸۵ کو صبح آٹھ بجے حضرت میاں صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے صوبائی اجتماع میں شمولیت کی غرض سے کرڈاپلی تشریف لائے جبکہ محترمہ آپا جان صاحبہ پینکال میں عہدیداران لجنہ کی میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد قریباً ۱۰ ۱/۲ بجے کرڈاپلی پہنچیں۔ کرڈاپلی میں آپ کا قیام ۱۰-۲-۸۵ کی صبح تک رہا۔ اس دوران مورخہ ۹-۲-۸۵ کو محترمہ آپا جان صاحبہ نے کرڈاپلی میں لجنہ کی دو اجلاسات اٹینڈ کئے۔ ازاں بعد اسی دن محترم حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ نے تالبر کوٹ، کھنڈی پور اور ارکھ پٹنہ اور اگلے روز کورٹ پٹنہ کا دورہ فرمایا۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے صدر لجنہ مقامی کو خصوصی ہدایات دیں اور ارکھ پٹنہ میں ایک تربیتی اجلاس سے خطاب کیا۔ اسی طرح ارکھ پٹنہ کی مستورات کو منظم کرنے کی تلقین فرمائی۔ مورخہ ۹-۲-۸۵ کی شب آپ نے کرڈاپلی میں بھی لجنہ کی ایک میٹنگ سے خطاب کیا۔

مورخہ ۱۱-۲-۸۵ کو صبح نو بجے حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ کرڈاپلی سے روانہ ہو کر قریباً بارہ بجے بھبنیشور تشریف لائے۔ جہاں افراد جماعت سے ملاقات اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دوپہر تین بجے بھبنیشور سے روانہ ہو کر قریباً ۴ ۱/۲ بجے کیرنگ پہنچے احباب جماعت کیرنگ نے آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد محترم حضرت میاں صاحب نے ایک تربیتی جلسہ سے خطاب کیا اور لوکل انجمن احمدیہ کی ایک خصوصی میٹنگ طلب فرمائی۔ جبکہ آپا جان صاحبہ نے مقامی لجنہ کے تربیتی اجلاس میں خطاب فرمایا۔ کیرنگ میں آپ کا قیام مکرم شیخ علی احمد صاحب کے مکان پر رہا۔

مورخہ ۱۲-۲-۸۵ کی صبح دس بجے کیرنگ سے روانہ ہو کر قریباً ۱۱ ۱/۲ بجے آپ .P.M.O بھبنیشور تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے افراد جماعت اور بعض سرکاری افسران سے ملاقاتیں کی۔ ازاں بعد لجنہ اماء اللہ اُڑیسہ کے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے آپ ٹھیک ۱ ۱/۲ بجے بھبنیشور سے روانہ ہو کر قریباً ۷ ۱/۲ بجے شام بھدرک پہنچے اور اسی وقت مسجد احمدیہ بھدرک میں ایک تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ بھدرک میں آپ کا قیام ۱۵-۲-۸۵ کی شام تک رہا۔

مورخہ ۱۳-۲-۸۵ اور مورخہ ۱۴-۲-۸۵ کو محترمہ آپا جان صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے صوبائی اجتماع کے سلسلہ میں مصروف رہیں جبکہ اس اثنا میں حضرت میاں صاحب نے دن کے بیشتر اوقات میں مکرم شیخ محمد یونس صاحب کے مکان پر تشریف فرما کر احباب جماعت کو انفرادی ملاقات اور زرین نصائح سے مشرف کیا۔ مورخہ ۱۴-۲-۸۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء حضرت میاں صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس سے خطاب فرمایا اور مورخہ ۱۵-۲-۸۵ کو ٹھیک چار بجے سہ پہر مکرم غلام محمود صاحب احمدی کے نو تعمیر شدہ "فردوس لاج" کا افتتاح فرمایا۔ بھدرک میں آپ کا قیام مکرم شیخ غلام ہادی صاحب کے مکان پر رہا۔

اسی روز شام پانچ بجے مجلس انصار اللہ کے صوبائی اجتماع میں شمولیت کی غرض سے حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ سورو تشریف لے گئے۔ جہاں محترم میاں صاحب نے سب سے پہلے مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا اور اس کے بعد مکرم جہانگیر صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۱۶-۲-۸۵ کو حضرت میاں صاحب نے اجتماع مجلس انصار اللہ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد آپ اور محترمہ آپا جان صاحبہ سمندر کے کنارے پر واقع تفریح گاہ "چاندی پور" تشریف لے گئے جہاں رات کو آپ کا قیام سرکاری گیسٹ ہاؤس میں رہا۔

مورخہ ۱۷-۲-۸۵ کو آپ چاندی پور سے واپس سورو تشریف لائے اور اجتماع مجلس انصار اللہ کے اختتامی اجلاس میں شمولیت کے بعد قریباً پانچ بجے شام بھدرک تشریف لے گئے جہاں رات کو آپ کا قیام "فردوس لاج" میں رہا۔

مورخہ ۱۸-۲-۸۵ کو صبح ۹ بجے حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ بھدرک سے روانہ ہو کر ۱۱ ۱/۲ بجے کیندراپاڑہ پہنچے اور وہاں جماعت کے افراد سے ملاقات کی۔ کیندراپاڑہ سے قریباً ایک بجے روانہ ہو کر ٹھیک دو بجے آپ سونگھڑہ تشریف لے گئے۔ جہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضرت میاں صاحب نے ٹھیک چار بجے مسجد احمدیہ کوسمبی میں منعقدہ ایک تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ شام چھ بجے آپ سونگھڑہ سے روانہ ہو کر بھبنیشور تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۹-۲-۸۵ کا سارا دن بھبنیشور گیسٹ ہاؤس میں افراد جماعت سے ملاقات میں گزرا۔ شام ۶ ۱/۲ بجے آپ بھبنیشور سے بذریعہ طیارہ کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پر بہت سے احباب اور مستورات نے آپ کو پُرسوز ۴۴

گرفتاری سے رہائی تک

پاکستانی پولیس کے دہشتناک مظالم کی ایک لرزہ خیز داستان

از مکرم شیخ نذیر احمد صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ پاکستان

مورخہ ۳-۲-۸۵ کو سوا دو بجے بیت الذکر (مسجد احمدیہ) باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ پر کلمہ طیبہ لکھنے کے بعد حسب معمول اُس کا فوٹو لینے کی غرض سے مکرم محمود سعید صاحب اور خاکسار سوا چھ بجے باہر سڑک پہ آئے۔ فوٹو لیا ہی تھا کہ پولیس کے سپاہی ہماری طرف بھاگے وہ محمود سعید صاحب کو پکڑنا چاہتے تھے مگر محمود صاحب بھاگ نکلے مگر میں نے فیصلہ کیا کہ اگر میں بھی بھاگا تو پولیس کے سپاہی محمود صاحب تک ضرور پہنچ جائیں گے اس لئے مجھے قطعاً بھاگنا نہیں چاہیئے نیز یہ کہ لکھنے والا ایک میں بھی تو ہوں۔ زدا صحیح یہ ہے کہ کلمہ طیبہ لکھنے میں ہم دو فرد شریک تھے یعنی مکرم اشفاق بھٹی صاحب اور خاکسار)۔ جب پولیس نے دیکھا کہ ایک تو بھاگ رہا ہے کیوں نہ دوسرے کو پکڑ لیں چنانچہ جب وہ تیزی سے میری طرف بڑھا تو گر گیا اور اُٹھتے ہی مجھے مکّوں سے مارنا شروع کر دیا اتنے میں پولیس کا ایک اور سپاہی بھی وہاں آگیا۔ دونوں نے مل کر پہلے تھپڑوں اور مکّوں سے میری مرمت کی۔ اس کے بعد مجھے سامنے کی دوکان (جس میں پولیس چوکی بنائی گئی تھی) میں لے گئے وہاں لکڑی کا ایک کیبن تھا۔ اُنہوں نے مجھے اُس میں لٹا کر مارا۔ اس دوران میں لگاتار کلمہ طیبہ کا ورد کرتا رہا۔ پھر یہاں سے تانگہ میں بٹھا کر تھانہ باغبانپورہ لے جایا گیا۔ راستہ میں بھی مجھے تھپڑ اور مکّے مارتے گئے۔ اور میں مسلسل ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین پڑھتا رہا۔ تھانہ باغبانپورہ پہنچ کر اُن میں سے ایک کہنے لگا کہ ایسے لٹاؤ اور دو چار لگاؤ۔ مجھے کہا گیا "لیٹو" میں نہ لیٹا۔ اس پر دو آدمی آگے آئے ایک نے میرے سر کے بال پکڑے دوسرا میرے بازو کو مروڑ رہا تھا تیسرا ربڑ کی ہنٹر لئے کھڑا تھا اور چوتھا میرے پاؤں پکڑ کر مجھے نیچے کھینچ رہا تھا غرض لٹا لیا گیا۔ اور سات آٹھ ضربات لگائیں۔ ہر ضرب پر جب اُونچی آواز سے میں کلمہ طیبہ پڑھتا تو وہ کہتے کہ "کیا تم کافروں میں آئے ہو؟" اس کے بعد وہ پھر ضرب لگاتے۔ اور کہتے کہ اوئے کافر! کلمہ پڑھتے ہو تمہارا کلمہ نکالتے ہیں "بڑے کلمہ پڑھنے والے" اور ذرا سامنے لکھنا تھا۔ ایک نے کہا کہ اس کی شلوار اُتارو۔ پھر شلوار اُتارنے کے لئے جدوجہد ہوتی رہی پانچ سات سپاہی مل کر شلوار اُتار کر لٹا سکے اور چھ سات ضربات ننگی پیٹھ پر لگائیں مگر خدا تعالیٰ نے ہر ضرب پر منہ سے صرف کلمہ طیبہ ہی اونچی آواز میں بلند کرنے کی سعادت دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعد ازاں مجھے انسپکٹر تھانہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُس نے کہا کہ تم نے کلمہ کیسے لکھا؟ اب تمہارا نام تخریب کاروں میں لکھنا ہے وغیرہ۔ میں خاموش رہا سوائے اپنا نام اتہ پتہ اور کلمہ طیبہ لکھنے کا وقت بتانے کے اور کچھ نہ کہا۔ اس طرح وہ دن گزر گیا۔ پاؤں کو کڑا لگا دیا گیا۔ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔ شام کو عشاء کے بعد چند سپاہی گالیاں دینے کی غرض سے اکٹھے ہو کر پھر آ گئے۔ میں نے اُسی وقت یہ سوچ لیا کہ انہیں کوئی جواب نہیں دونگا۔ پوچھنے لگے (نعوذ باللہ) اپنے مرزے کی باتیں سناؤ وہ کہاں پیدا ہوا اور کہاں مرا وغیرہ وغیرہ۔ میں نے جواباً کہا کہ بھئی بات یہ ہے کہ زندگی میں پہلی مرتبہ گرفتار ہوا ہوں اس لئے تذبذب میں ہوں اور ذہنی طور پر جواب دینے کے قابل نہیں لہذا میں اس وقت آپ کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ اُنہوں نے مجھے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو انتہائی غلیظ گالیاں دیں۔ میں استغفار پڑھتا رہا۔ وہ آدھا گھنٹہ کے قریب گالیاں دیتے رہے۔ صبح کی ضربات کے متعلق یہ بات لکھنے سے رہ گئی کہ پیٹھ کے علاوہ سر اور کندھوں پر بھی اُسی ہنٹر سے نجانے کتنی ضربات لگائی گئیں۔

پہلے دن کھانا جماعت نے بہت مشکل سے پہنچایا۔ پولیس کی مخالفت بہت تھی دوسرے دن کھانا وغیرہ سے فراغت کے بعد ایک بھاری بھر کم سپاہی آیا اور میری کڑے لگی ٹانگ پر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے میرے منہ پہ چانٹے لگائے اور مجھے اور ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ اُسی دن عدالت میں علاقہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر کے میرا جسمانی ریمانڈ لیا گیا۔ مگر مارا نہیں گیا۔ پہلے دن پولیس نے مجھ سے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات جمعہ فرمودہ ۷/ اور ۱۴/ دسمبر کی دو کیسٹ برآمد کیں تھیں اُنہیں سُن کر دو ایک سپاہیوں نے دوسرے دن بتلایا کہ ان کیسٹوں میں ہماری بڑی بے عزتی کی گئی ہے۔ اُس نے مختصر تقریر بھی سنائی۔ دوسری رات تھانہ صدر پہنچایا گیا مورخہ ۵-۲-۸۵ کو خاکسار نے تھانہ صدر میں روزہ رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مورخہ ۶-۲-۸۵ کو دوبارہ ریمانڈ لیا گیا۔ مگر مارا نہیں۔ ازاں بعد مورخہ ۸-۲-۸۵ اور پھر ۹-۲-۸۵ کو بھی ریمانڈ لیا گیا ۱۱-۲-۸۵ کو دوبارہ جیل بھیج دیا گیا۔ تھانہ صدر میں کم و بیش بیس ملزم گرفتار تھے یہ تعداد کبھی بڑھتی اور کبھی کم ہوتی رہی اُن میں سے چند ایک نے مجھ سے نماز سیکھنی شروع کر دی۔ رفتہ رفتہ دس کے قریب ملزمان اپنی اپنی نمازیں ادا کرنے لگے اور (۸) افراد تہجد بھی پڑھنے لگے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۱۱-۲-۸۵ کو جب جیل میں پہنچایا گیا تو بیرونی گیٹ پر اندراج کرنے والے نے جب یہ سُنا کہ میں نے کلمہ لکھا ہے اور یہ کہ میں احمدی ہوں تو کہنے لگا کہ تم واجب القتل ہو گئے ہو۔ بہرحال نام کا اندراج کر کے اندر بھیج دیا گیا اور سنتری کو آواز دی کہ اسے الگ بند کرنا ہے وہ مجھے سیدھا چکی نمبر لے گیا اور تفصیل سمجھائی کہ یہاں تمہیں نہانے کے لئے پانی نہیں ملے گا۔ اور کسی سے ملاقات وغیرہ نہیں ہو گی۔ روشنی بھی کم ہی رہے گی۔ دوسرے لفظوں میں اسے کال کوٹھڑی کہتے ہیں۔ میں نے ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنی تھی۔ چنانچہ وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھنے لگا۔ جس میں یہ دعا شروع کی کہ "اے میرے پیارے مولیٰ! تو کتنا پیار کرنے والا ہے اس قدر پیار کرنے والا! بعینہ اسی طرح کی جگہ پر تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی رکھا۔ میں کہاں اور وہ کہاں" وغیرہ وغیرہ یہ دعا کر رہا تھا کہ سنتری آ گیا اور آواز دی کہ منیر! باہر آجا۔ وہاں سے ایک کوارٹر میں لے جا کر بند کر دیا گیا۔ جس میں دو کمرے تھے ایک کمرے میں پانچ خطرناک ملزم رکھے گئے تھے۔ دوسرا کمرہ جو چھوٹا تھا اُس میں تنہا مجھے نظر بند کر دیا گیا۔ اور کاغذ قلم کی ممانعت کر دی گئی۔ سامنے ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا جس میں جنگلا لگا تھا اس کے باہر چار دیواری تھی بیرونی دروازہ باہر سے مقفل کر دیا گیا۔ یہ عاجز جیل میں مورخہ ۱۷-۲-۸۵ تک رہا۔ اُن ملزمان سے قرآن مجید لیا اور بفضلہ تعالیٰ روزانہ نماز تہجد کے بعد ایک پارہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ جسے دیکھ کر محمد ادریس نامی ایک سپاہی نے مجھ سے گرفتاری کی تفصیل پوچھی۔ بتانے پر اُس نے کہا کہ میں تمہارے کام آسکتا ہوں۔ کسی چیز کی ضرورت ہو کہیں پیغام وغیرہ بھجوانا ہو تو مجھے بتاؤ۔ محمد یعقوب اور رانا مرطوب نامی دو حوالدار بھی متاثر ہوئے۔ مورخہ ۱۷-۲-۸۵ تک باہر سے صرف تین دفعہ کھانا ملا۔ لیکن سینٹرل سول جج کی سفارش کے باوجود نہ کوئی پیغام ملا اور نہ کوئی ملاقات ہوئی۔ مورخہ ۱۷-۲-۸۵ کو رہائی کے وقت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل سے دس منٹ تک گفتگو ہوئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ امام مہدی ہی موضوع بحث رہا۔ اس مؤثر گفتگو کے بعد باہر جانے کی اجازت ہو گئی۔ باہر نکلتے ہی سیدھا محترم امیر صاحب ضلع کو سلام کرنے کے لئے کچہری پہنچ گیا۔ بعد ازاں مکرم قائد صاحب ضلع سے ملاقات کی۔ موصوف نے میرے لئے کھانے اور چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جیل میں مورخہ ۱۵-۲-۸۵ کو پیچش کی تکلیف ہو گئی تھی۔ وہاں کے ہسپتال کے ڈاکٹر نے ہی بڑا مشفقانہ اور نرم رویہ رکھا اور علاج کی طرف خصوصی توجہ دی۔ پیچش کی یہ تکلیف ابھی تک ہے۔ قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ذکرِ حبیب بقیہ صفحہ (۱۰)

جو کچھ کہ اولیاء اِن دنوں تک عجائبات کرامات دکھلاتے رہے اُس کا اصل اور منبع یہی دُعا ہے اور اکثر دُعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی مُلک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے۔ اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے مُحالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٭

درخواست ہائے دُعا

مکرم انعام اشقر صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ابن مکرم فضل الٰہی خانصاحب نائب ناظر امور عامہ قادیان کا پہلا بچہ قبل از وقت پیدا ہونے کی وجہ سے شروع ہی سے کمزور اور مختلف عوارض میں مبتلاء ہے۔ اسی طرح موصوف کی اہلیہ بھی بے حد کمزور اور علیل ہیں۔ اب ان کے گھر میں دوسری زچگی ہونے والی ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی اور اہلیہ کی بسہولت فراغت کے لئے ٭۔۔۔ عزیز عبد الحفیظ صاحب ناصر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کی اہلیہ بفضلہ تعالیٰ اُمید سے ہیں عنقریب دوسری زچگی ہونے والی ہے۔ موصوف اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت، نیک صالح اور خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے ٭۔۔۔ مکرم شیخ شمس الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھدرک بوجہ پیرانہ سالی بہت زیادہ ضعیف ہو چکے ہیں۔ موصوف اپنی صحت وسلامتی اور غلبۂ اسلام کی مبارک ساعتیں بچشم خود دیکھنے کی توفیق پانے کے لئے ٭۔۔۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ شموگہ کی اہلیہ پہلی زچگی کے سلسلہ میں اپنے مائیکے (سکندر آباد) میں مقیم ہیں۔ موصوفہ کی بسہولت فراغت اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ٭۔۔۔ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر (کرناٹک) اپنے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭۔۔۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر آف ناصر آباد (کشمیر) اپنی بیٹی عزیزہ شاہدہ سلمہا اور داماد عزیز لئیق احمد سلمہ حال مقیم غانا کی صحت و سلامتی اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ٭۔۔۔ مکرم بابو تاج الدین صاحب اور مکرم غلام نبی صاحب ٹیلر سرینگر بوجہ پیرانہ سالی ضعیف ہیں۔ ہر دو بزرگان کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے ٭۔۔۔ اہلیہ صاحبہ مکرم معین الدین صاحب لودھی پور (شاہجہانپور) پانچ روپے اعانت بدر ادا کر کے اپنے شوہر، بچوں اور خود کی صحت وسلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭۔۔۔ [illegible] عمر صاحب کشکی سابق مبلغ سلسلہ اپنے چچا مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر [illegible] اور بہنوئی مکرم مولوی خلیل الدین صاحب فاضل کے آنکھوں کے آپریشن کی کامیابی اور [illegible] نیز خود کے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے [illegible] درخواست ہے۔ (ادارہ) ٭۔۔۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کے والو کا آپریشن [illegible] ۱۹۸۹ء میں ہوا تھا۔ اب وہی والو دوبارہ تنگ ہو گیا ہے۔ P.G.I. چنڈی گڑھ [illegible] دوبارہ آپریشن کی تجویز ۲۰/۴/۸۵ کو ہوئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت [illegible] آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰/۴/۸۵ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ مالی سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۴/۸۵
جموں	۲۱/۴/۸۵	۱	۲۲
پونچھ درہ دولیاں	۲۲	۲	۲۴
نونہ بانڈی	۲۴	۲	۲۵
شیندرہ	۲۴	۳	۲۵
سلواہ گورسائی پٹھانتیر	۲۵	۲	۲۷
کالابن لوہارکا	۲۷	۲	۲۹
چارکوٹ	۲۹	۲	۱/۵/۸۵
بڈھانوں	۱/۵/۸۵	۱	۲
جموں	۲	۱	۳
بھدرواہ	۳	۲	۵
سرینگر	۵	۱	۶
ہاری پاری گام	۶	۱	۷
اسلام آباد	۷	۱	۸
اندورہ	۸	۱	۹
یاڑی پورہ	۹	۲	۱۱
چیک امیر چھو نونمتی	۱۱/۵/۸۵	۱	۱۲/۵/۸۵
ناصر آباد	۱۲	۳	۱۵
شورت	۱۵	۲	۱۷
آسنور	۱۷	۳	۲۰
کوریل	۲۰	۱	۲۱
رشی نگر	۲۱	۳	۲۴
ماندوجن	۲۴	۱	۲۵
صوفن ناموز گاگرن	۲۵	۱	۲۶
مانلو	۲۶	۱	۲۷
نیشہ واڑ	۲۷	۱	۲۸
سرینگر	۲۸	۱	۲۹
ادنہ گام	۲۹	۱	۳۰
ترک پورہ	۳۰	۱	۳۱
اولاب	۱/۶	۱	۲/۶
سرینگر	۲	۳	۵
قادیان	۷/۶/۸۵	-	-

اعلان برائے لجنات و ناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ کا امتحان اگست ۱۹۸۵ء کے آخری اتوار کو ہوگا اور ناصرات الاحمدیہ کا جولائی ۱۹۸۵ء کے آخری اتوار کو ہوگا۔ تمام لجنات امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد فوری بھجوائیں۔ ناصرات کی تعداد ہر گروپ کی علیحدہ علیحدہ بھجوائیں تاکہ پرچے وقت پر چھپوا کر بھجوائے جاسکیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرم سید نظام الدین صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) عرصہ قریباً تین ماہ مختلف تشویشناک عوارض میں مبتلا رہ کر مورخہ ۱۲/۳/۸۵ کو بعمر قریباً ۶۵ سال بھاگلپور ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے آپ کو محترم مولانا عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم نہایت مخلص، پابند صوم وصلوٰۃ، تقویٰ شعار جماعتی کاموں میں دلچسپی لینے والے اور بہت سے اوصاف حمیدہ کے حامل بزرگ وجود تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک ضعیف العمر بیوہ، تین بیٹے، دو بیٹیاں ایک پوتا اور بہت سے نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:۔ عبد السلام معلم وقفِ جدید خانپور ملکی۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA　　PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH.- 275475
RESI.- 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص ۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
گن فاؤنڈری
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

ہر احمدی قوم کا احساس ہے کہ اگر آپ کو پسند ہو تو ہماری ترقی کچھ کم نہیں ہے خدمت گزار

بی ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹریکل وائرنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI.

C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P.ROAD, YERSOVA,

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)

574108
629392　ٹیلیفون :-　BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE"　تار کا پتہ :-

23-5222
23-1652　ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM　برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکٹر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ - کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,

D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس

اسکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہولڈرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور

بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر:- ۴۴۴۱۷۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ۔ سٹاکسٹ ہیون ڈ لیبغر ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI :- 12. CANNANORE :- 4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈن الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایپاٹرہ ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:- 42916

ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سٹیپلنگ پن ۔ کرشنڈ پن ۔ پن میل ۔ پن سینیں ۔ ہارڈ ہر قسم وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

سپلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (افضل پورہ)

۴۸۶-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمیرا عقیدہ ہے!"

(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!